UNIVERSAL LIBRARY
OU_226380
UNIVERSAL LIBRARY

وَاللّٰہُ یَشْہَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ

المنۃ للہ کہ درین ایام فرخندہ انجام از تصنیف
لطیف مولوی نجم الہدیٰ صاحب شاگردزادہ ذوالمجد
والکرم حافظ الحاج مولانا شاہ سید عین الہدیٰ صاحب
مدظلہ العالے

مطلع الانوار

حسب ایماے
منشی محمد ضامن علی صاحب سلمہ اللہ الواہب
مالک مطبع و باہتمام تام راجی الے مغفرت
رب القوی ناچیز محمد ماجد علی منیجر مطبع بسنہ ۱۳۲۲ھ

در مطبع کلیمی نمبر ۹ ہیرسن روڈ کلکتہ مطبوع شد
سید امداد حسین قیس لوح نویس

کل من علیہا فان ٥ ویبقی وجہ ربک ذو الجلال و الاکرام ٥ و الصلوۃ
و السلام علی رسولہ محمد و آلہ و ازواجہ البررۃ الکرام ٥ و اصحابہ
و انصارہ الخیرۃ العظام ٥ امابعد صاحب اوصاف مقبولہ خلیفہ خدا سلطان
عبد الحمید خان خلد اللہ تعالے ملکہ وشوکتہ ضرور ہین کہ جن کے سبب سے ملک دین
اسلام وکل اہل اسلام کو ہر طرح کی بہت بڑی تقویت و اطمینان آرام کلی حاصل ہے ٥

امیر المومنین ظل رحمان آمدندہمی نند — رئیس المصلحین سایہ سبحان آمدندہمی نند
انیس انس و جان اہل جہان آمدندہمی نند — شفیق یکسان راحت رسان آمدندہمی نند
رئیس عاقلان دانشوران آمدندہمی نند — سرور سریر سروران آمدندہمی نند
مژدہ رسان برجان و ایمان آمدندہمی نند — شاہ مادر بوستان آمدندہمی نند

یہ اُن کے اوصاف ہین کہ جن کی شان عظمت بیان مین قرآن شریف کی یہ آیت شریفہ
ناطق ہے قولہ تعالی وعد اللہ الذین امنوا منکم و عملوا الصالحات
لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم
الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا ٥ وعدہ کیا اللہ نے انلوگو نسے

اور کام کئے اچھے البتہ خلیفہ و حاکم کرینگے ملک زمین مین آپ کی امت مقبولہ مین جیسا کہ خلیفہ و حاکم کیا تھا پہلے مقبولون مین سکندر و سلیمان کو اور اسیطرح ثابت و مستحکم و مستقل کر کے جما دینگے اِن لوگون کے دین کو اور پسند و مقبول کر کے راضی و خوشنود ہونگے اور دینگے اُن کو اُنکے خوف و دہشت کے بدلے امن و امان اطمینان دوامی قیامی قیامت تک حضرات اہل دانش و بینش کے واسطے یہ مقام غور و انصاف ہے کہ خلیفۂ خدا کے سبب سے تمام دین اسلام کے ارکان کے مغز مادے کی حفاظت کلی بخوبی تمام ہو رہی ہے اور کل اہل اسلام امن و امان مین محفوظ ہین اور کافرون منافقون مشرکون شقیون ریاکارون مکارون دین اسلام اور خلیفۂ خدا کے دشمنون کی شرون شرارتون سے بیخوف و خطر ہین اور قیامت تک رہین گے اِسواسطے خلیفۂ خدا سلطان الروم عبدالحمید خان قابل اطاعت و فرمانبرداری کے ضرور ہین مسلمانون کو لازم ہے کہ وہین کے مسئلے مسائل کی پیروی پر عمل کرین اور اُنھین سے بیعت کرین اور جی جان و مال قربان کرین نہین تو دنیا مین زندان اور عقبےٰ مین جہنم ہوگی آگے منافقون مشرکون شقیون ریاکارون مکارون دین اسلام اور خلیفۂ خدا کے مخالفون جناتون انسانون مردون عورتون فاسقون فاجرون مفسدون کی شرون شرارتون کا حال بیان ہوتا ہے اہل ایمان لوگ دین ایمان کو سمجھ کے ہزار جان سے خلیفۂ خدا کے قربان رہینگے شیطان اور شیطان والے برہم و برخلاف ہو جائینگے اور بد باطنون گندی تہ والون کو اِس کلام کا اثر مطلق نہوگا بلکہ منکر و منحرف ہو کے معترض ہو جائینگے بقولہ تعالی جل شانہ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ترجمہ عزت عظمت واسطے اللہ کے اور رسول اللہ کے اور جناتون انسانون ایمان والون ایمان والیون کے اور اُنکے پیشوا خلیفۂ وقت خلیفۃ اللہ کے ہے ولیکن منافق لوگ نہین سمجھتے اور ہرگز نہین سمجھین گے اما بعد جناتون انسانون ایمان والون

ایمان والیون کو معلوم کرنا چاہیے کہ بادشاہ و شہنشاہ لوگ کسی ایک شخص دانا عقیل ہوشیار
دوراندیش عدل و انصاف لطف و کرم کے ساتھ رعایا سے پیش آنیوالا اور
خوش انتظام راحت رسان و کل دنیاے اسلام کی سرحد و سلطنت کی رعایا کو
بخوبی تمام آرام و راحت پہنچانے والا اور جنگی و جرار دبنگ دلیر بہادر غنیمون مخالفون
دشمنون عدو دل حکمون چورون ٹھگون ڈاکوون موذیون ایذا رسانون کو سر کر کے
دور دفع کرنے والا اور ہرح سے خیر خواہ و دردمند وفادار جان نثار ہوشیار و
بیدار مغز ایسے آزمائے ہوئے شخص کو وزارت کا قلمدان دیکے اپنا وزیر اعظم
کر کے تمام سرحد و سلطنت کی رعایا پر سردار عالی وقار کرتے ہین اور مراد منشاء
اُس سے یہی ہوتا ہے کہ ہمنے ہر طرح سے ہر طور پر دیکھ بھال کے جان بوجھ کے
ظاہر و باطن حتے الامکان آزما کے قابل و لایق پایا اور کل سلطنت کا اختیار دیکے
وزیر اعظم کیا اب اُسکو اختیار ہے کہ کل سرحد سلطنت مین رعایا کے آرام و اطمینان
امن و امان کے واسطے انتظام خوب و عمدہ کر کے اور آئین و قانون جاری کر کے
حکم احکام فرمان چلاوے اور ملکی و جنگی وغیرہ ہر طرح کے ضابطے و محکمے مفید ہر خاص و
عام جاری کرے اور رلائقون مستحقون کو حاکم سردار افسر راجہ نواب صوبہ منتظم و
مہتمم اعلی و ادنی قائم کر دے اور جو حاکم افسر لوگ وزیر اعظم کے کار آزمودہ ہوشیار
پختہ کار قائم کیئے ہوئے ہین وہ لوگ جنکو اپنے نزدیک لایق سمجھین قائم کرین حاصل
کلام یہ کہ وزیر اعظم و افسران کلان و اعلی اور سپاہی چوکیدار محض ادنی سے ادنی جو
کچھ محکمے والون کی تجویز سے ہو وہ سب بادشاہی حکم احکام کی تعمیل ہے اِس مین جو کوئی
منکر معترض مخالف اور خلل انداز ہو وہ بادشاہ کا منکر مخالف عدو دل حکم دشمن باغی اور
بادشاہ کی ہمسری برابری کرنے والا ہے وہ لائق سزاے سخت اور مستحق جیلخانہ بلکہ
قابل قتل ہے یا کوئی چور ٹھگ باغی اپنی چوری ٹھگی بدکاری کے شائع ہونے کے لئے

اور خلقت کو بہکانے کے واسطے کہے کہ یہ محکمہ بادشاہ کے حکم کے موافق نہین ہے اور اہل محکمہ بادشاہی ملازم نہین ہین تو وہ بھی جھوٹا دشمن قابل قتل کے ہے اسیطرح جو لوگ سلطنت دین اسلام کے سلسلہ کی تقلید چھوڑنے والے شیطان کے شریک وہمسر بنکے پکے مشرک ہو جاتے ہین اور چورون ٹھگون باغیون کی طرح دین اسلام کی سلطنت کے سلسلون سردارون محکمون کی عیب جوئیان نکتہ چینیان کرنے لگتے ہین اور اپنے شرک کی گندہی تہ چھپانے کے واسطے دین اسلام والون کو مشرک و بدعتی بنانے لگتے ہین اسواسطے شیطان انکو بڑا معاون و مددگار سمجھتا ہے لہذا مسلمانون کو ان سے بہت ہوشیار رہنا چاہیے ہرگز ہرگز منہ نہ لگانا چاہیے ہند. وُن کی طرح کہ خود نجس ہین اپنی نجاستون کی تہ چھپانے کے واسطے مسلمانون کو ناپاک بتاتے ہین اِسیطرح غیر مقلد بڑے سرکش و مشرک ہین اپنے شرک کی نجس تہ چھپانے کے واسطے دین اسلام کے اُصول کے سردارون کو مشرک بنا کے ابلیس کی طرح شرک پھیلاتے ہین اور جو لوگ کہ بادشاہی ہر محکمے اعلیٰ و ادنیٰ کی موافقت و تائید اور پیروی کرنے والے ہین وہی لوگ قابل لطف و کرم انعام اکرام عزت آبرو لقب خطاب جاگیر منصب نوکری چاکری ملازمت اور لائق خیر خواہی و ہر طرح سے قابل اعتبار ہین اسیطور پر اللہ جل شانہ خالق الخلق اور مالک الملک احکم الحاکمین آسمان و زمین و کل عالمین کا ہے اُس نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو اطہر و اعلیٰ اور عالم اسفل و بلند و بالا و رخلائق پر ہر طرح کا لطف و کرم والا جانکے دیکھ بھال کے اپنا وزیر اعظم اور رحمت عالم فرمایا اور اُنکے چار یار اصحاب کبار چار وزیر جنگی نے تمام دنیا کے سرکشون کو جنگ و جدال قتل و قتال کے ساتھ سر کرکے اُنکی شرون شرارتون کو دور دفع کرکے دین اسلام کے سلطنت کی جڑ وسل بٹھادی اور اُسی سلسلہ کے ساتھ مسلسل چار وزیرون ملکی حنفی شافعی مالکی حنبلی نے آئین غیبی کلام اللہ و آئین رسولی حدیث کا مغز نادلب لباب جوہر نکال کے تفسیر

فقہ اصول عقاید فرائض اجماع قیاس دین اسلام کی سلطنت کی سرحدون کل روے زمین
پر پھیلا دیا اور اُسی گدی کے سلسلہ کے سجادہ نشین خلیفہ ملک دین جنگی ملکی دونون سلسلون
کے محافظ وحامی مددگار حضرت سلطان المعظم ہین کہ جنکے یہان ملک دین اسلام کے
انتظام کا کل سامان موجود مہیا ہے لاکھون کڑوڑون کتابین معتبر صحیح وسندی کتب
خانون مین موجود ہین اور ہزارون قاضی مفتی عالم فاضل خالص ومخلص سند یافتہ
دین ایمان کے کار وبار انجام کرنے والے دل وجان سے موجود ومستعد ہین اسواسطے
بغیر اُنکے حلقۂ اطاعت مین درآنے کے اسلام کی حال حقیقت کو پہونچنا ممکن نہین اور بہتر
فرقون غیر مقلدون مشرکون منافقون کی منافقت کے پنجے سے چھوٹنا بہت مشکل ہے
کیونکہ بے سردار کی فوج کبھی منزل مقصود کو نہین پہونچی اِسیواسطے چھوٹے بڑے
خاص وعام فرشتے اور جنات وانسان مرد عورتین امیر غریب پڑھے بے پڑھے ادنی اعلی
اُس راہ کے پیرو اور خیرخواہ جان نثار ہوکے دونون جہان مین ذی رتبہ وذی اعتبار
ہوئے کیونکہ وہ خیرخواہی وفرمانبرداری وہ عین بادشاہی فرمانبرداری ہے مگر شیطان
اُس دین اِسلام کے سلسلہ کا مخالف ونکتہ چین و دشمن ہوکے اُکھاڑنے وبگاڑنے
کی گھات مین ہوا اِسلیئے وہ کافر مشرک ذی ضلالت بدعتی باغی طاغی بدکار مکار غیر مقلد
ہوا اور دنیا مین ہرطرح خراب خستہ ہوکے عقبی مین جہنم کا لقمہ نوالہ ہوگا اِسیطرح سے جو لوگ
دین اِسلام کی سلطنت کے محکمون ضابطون کو خفیف وذلیل کرکے قرآن حدیث
کے مطابق مکہ معظمہ ومدینہ طیبہ کے جو اُصولی مسائل ہین اور خلیفۃ اللہ کی خلافت مین
جو تمام عالم کے مقبول بزرگون کی تسلیم کردہ ہے نکتہ چینیان کرکے نقص نکالین گے وہ
لوگ شیطان کی طرح پکے کافر مشرک منافق مفسد غیر مقلد مکار ریاکار ہین دنیا مین بھی ذلیل
وخوار بے اعتبار اور عقبے مین جہنم کے کندے ہوجائینگے کیونکہ وہ خدا ورسول کے
ساتھ نکتہ چینی ونقص نکالنا ہے جیساکہ بادشاہی محکمے مین کوئی شخص کہے کہ یہ حاکم د

اہل محکمہ نالائق ہین اور مین ذیعلم اُولوالعزم لائق ہون حکم احکام سب مین اپنے طور چلاؤن تو البتہ قابل قہر وعتاب بادشاہی کے وہ ہوگا کیونکہ بادشاہ کو نالائق کرکے اپنے کو لائق بناناہے اور برابری ہمسری کے ساتھ اپنی اُولوالعزمی بادشاہ کی اُولوالعزمی پر بڑھانا ہے اِس طور کی سرتابی ونکتہ چینی وہ عین بادشاہ کی نکتہ چینی وسرتابی ہے اِسی طرح سے دین اسلام کے محکمون کی نکتہ چینی کرنا ونقص نکالنا وہ عین خدااور اُسکے رسول کی نکتہ چینی ونقص نکالنا ہے اور اپنی اُولوالعزمی کو خدااور اُسکے رسول کی اُولوالعزمی پر فوق کرنا ہے بس ایسا شخص امیر وغریب پڑھا بے پڑھا ادنی اعلی وہ شیطان کی طرح کافر مشرک منافق غیر مقلد مکار وریاکار بدکار ہوتا ہے اور اُن لوگون پر عرش کرسی لوح وقلم زمین وآسمان چاندسورج ستارے درخت دریا پہاڑ حیوان انسان جنات فرشتے چودہ طبق والے سب نہایت غیظ وغضب اور طیش عتاب کے ساتھ بہزار قہر وغصہ دانت پیس کے لعنت ولاحول پڑھتے ہین کہ جنکی اصل حقیقت کا مفصل بیان یہ ہے جاننا چاہیے کہ ایک شخص عبدالعباس بن تیمی حفافلی مشرک منافق فلسفی خارجی مکار ریاکار کہ اُسکا تقی الدین جو دراصل شقی الدین تھا چنانچہ تاج الدین ابوالحسن سبکی صاحب نے اپنی مسند مین اُسکا حال خوب لکھاہے کہ اُس مشرک منافق منطقی خارجی نے کتاب التوحید تصنیف کی اِس نیت سے کہ لوگ اُسکو کلام اللہ سمجھین اور اُسی کتاب ناصواب مین اُس نے چار دن مذہب کا رد اِس خیال سے کیا کہ دین اِسلام کے احکام کو کفر شرک کہکے اُس کی عظمت دلو نسے اُٹھادو اور اہل مکہ معظمہ ومدینہ طیبہ وخلیفۃ اللہ وتمامی اہل اسلام کو کافر مشرک بدعتی ضلالتی کہکے اُنکے مراتب کو مٹادو اور آل رسول واصحابہ کی نسل کو قتل کرڈالو کہ کوئی باقی نرہے تب خواہ مخواہ لوگ ہماری کتاب کو بطور قرآن حدیث فقہ اُصول کے سمجھین اور عقید لاکے اطاعت وفرمانبرداری کرین اور خلافگاہ روم پر حملہ کرکے قبضے قابو

بین لادین تاکہ ہمکو لوگ پیغمبر آخرالزمان سمجھین اور ہماری آل اولاد دوستون آشناؤن کو
اصحاب امام مجتہد خلیفۃ اللہ اولیاء اللہ سمجھین بس فراغت سے مصنوعی پیغمبر بنکے حرام
کے مزے مارا کرین اور ظلم وستم کے روپیے پیسے تحصیل کیا کرین اسواسطے اُس نے
تمام حکم احکام شرعیہ کو رد کر کے وکفر شرک بدعت ضلالت بنا کے نوایجاد کتاب
ناصواب ظاہر کیا اور علانیہ دیوراکس شیخ نجدی شیخ الشیاطین کی طرح سر دُھن دُھن
کے پکارنے لگا کہ ہین حق پر ہون اور میری کتاب ضلالت انتساب واقوال مردودہ
سب حق ہین اور اُسکے سوائے سب رد ہے اُسی کتاب کا شیخ ابو یعلی موصلی صاحب
نے رد لکھ کے اُسکا تمام مکر و فریب ظاہر کیا اور بادشاہ اسلام ظل اللہ نے بموجب
فتوی شیخ مذکور سب علماے عصر کو جمع کیا اور شیخ برہان الدین صاحب جو اُسی زمانہ مین
شہر مصر کے قاضی تھے اُن سے فتویٰ پوچھا گیا کہ اس شخص کی کیا سزا کی جاوے فرمایا
کہ رو برو سب علما کے اُسکو منبر پر چڑھایا جاے تاکہ وہ اپنے عقائد بیان کرے بس
وہ منبر پر چڑھایا گیا اور اُس نے اپنے عقائد باطلہ بیان کرنا شروع کیے اثناے بیان
مین اُس نے یہ بھی بیان کیا کہ جو روضۂ رسول اللہ کی زیارت کو جاوے کافر ہے تب
قاضی برہان الدین صاحب نے اُس سے پوچھا کہ یہ جو حدیث شریف مین آیا ہے کہ میری
قبر کی حفاظت وزیارت ستر ہزار فرشتے قیامت تک روزانہ صبح وشام کیا کرین گے اور
وہ فرشتے ہر روز نئے آتے ہین اُن فرشتون کے حق مین کیا کہتے ہو جواب دیا کہ میرے
نزدیک وہ فرشتے بھی کافر ہین تب قاضی برہان الدین صاحب نے منبر پر سے ہاتھ پکڑ کے
گھسیٹ کر نیچے کر دیا اور آپ منبر پر کھڑے ہو کر بعد حمد صلوٰۃ حال بیان موافق عقائد اہل
سنت والجماعت کے بالاتفاق راے سب علماے وقت کے حکم دیا کہ اسکا قتل واجب
ہے اور عورتین اسکی بے نکاحی جائز ہین اور مال اسکا داخل غنیمت ہے القصہ ابن تیمیہ
مشرک منافق فلسفی خارجی نجومی ریاکار مکار مردود مارا گیا کسی نے نماز جنازہ نہین پڑھی

اور لاش اُس کی گھورے پر ڈالدی لبس وہین سے جہنم کے گھورے ٹیکرے پر چلا گیا اور
دوسرے یہ کہ مسلمانون ایمان دارون پر یہ بات خوب واضح و آشکار رہے کہ ایک وقت زمانہ
مین ملک نجد مین ایک یہودی بڑا ملک التجار مالدار سیکڑون کرڑوڑ کا مقدور رکھتا تھا دوسرے
ملک مین تجارت کے واسطے گیا پانچ سات برس کے عرصے کے بعد لوٹ کر آیا تو دیکھا کہ گھر
مین تین چار برس کا لڑکا کھیل رہا ہے اُسنے اپنی جورو سے پوچھا کہ یہ کیسا لڑکا ہے تو اُسنے
کہا کہ لڑکے کی پیدائش کا حال اِس طور ہے کہ ایک روز مین سوتی تھی یکایک نیند سے
چونکی تو دیکھا کہ تمھاری شکل شباہت کا ایک شخص سرہانے کھڑا ہے پوچھا کہ مَنْ اَنْتَ
یعنے تم کون ہو اُسنے کہا کہ اَنَا عزازیل شیخ نجدی شیخ الشیاطین پھر وہ پلنگ پر بیٹھ کے
مجامعت کے ساتھ پیش آیا وہ ابلیس تھا صبح کو غائب ہوگیا اُسی سے مین حاملہ ہوئی یہ وہی
لڑکا ہے اِسے لڑکا نہونے سے سخت شدید تمنا لڑکا ہونیکی پہلے سے تھی اِس لئے شیطان
کے جنے لڑکے کو غنیمت سمجھا اور برادری کو جمع کر کے کہا بھائیو میرے لڑکا بالا نہین یہ
لڑکا ابلیس کا جنا وہی ہے تم لوگ اِسکو برادری مین داخل کرو اُنھون نے کہا کہ واقعی
تمھارے لڑکا بالا نہین ہے اور تم سوداگرون کے سردار ملک التجار ہو خیر ابلیس بڑا تلبیس
امیر الشیاطین کا جنا سہی ہم لوگون نے برادری مین اِس کو لیا وہ لڑکا نوجوان ہو کے گھر
کی گدی کا مالک و مختار ہو تب اُسکو بھی لڑکا بالا نہوا تو پلے درجے کا خواہشمند لڑکے کا ہوا
اور متلاشی معلم الملکوت رئیس الشیاطین کا ہوا کہ ابلیس کا جنا لڑکا مجھکو بھی ہوجاتا تو غنیمت
تھا مگر ابلیس بھی نہ ملا تب اُس نے سوچا کہ دولت بیشمار ہے لڑکا بالا ہے نہین تو دولت
کہان خرچ ہو تب اُن لوگون نے جن لوگون کی پیدائش یہودیون کی لونڈیون غلامون
سے تھی جنکا حال یون مشہور ہے کہ ایک مالدار یہودی کی لونڈی پھاٹک پر غلامون دربانون
سے ہنسی مذاق کے ساتھ ہنس بولکر گھر کے اندر آتی تھی تو بیبیان کہتی تھین کہ یہ کیا تو
اندھیر کرتی ہے تو وہ ترش رو ہو کے کہتی واہ بی جب وہ حاملہ ہوئی تو بیبیون نے چڑھونی

نکالی واہ آبی بیو دیون کی لونڈیون باندیون کے پیٹ سے جو حرام کے دو غلے لڑکے
پیدا ہوتے تھے وہ واہ آبی مشہور ہوتے تھے تو وہی منافقین مفسدین جو واہ آبی مشہور
تھے انھین مین کا ایک شخص مشرک منافق پڑھا لکھا فلسفی عبد الوہاب نامی جو دراصل عبد الشیطان
تھا اسکو شیخ الوہابین بنا کر لیگئے اور پیش کیا اور اسی کی معرفت صلاح مشورے کی گفتگو
کی اسے سبھون کی رائے اپنی غرض کے موافق پا کے مشورہ دیا کہ ایسے انداز سے کوشش کرنا
چاہیے کہ دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پردۂ زمین پر باقی نرہے اور تجار زادے وہابی ابلیس
سے کہا کہ مال بہت بیشمار وافر ہے اسواسطے بخوبی تمام بزور زر رد کر کے تم پیغمبر آخر الزمان
اور سلطان آفاق جہان ہو جاؤ اور تمہارے ماتحت کے لوگ اصحاب امام خلیفہ مشہور ہون
اور تمہارے نام کا طبعزاد قرآن حدیث فقہ اصول جاری ہوا ور مزے سے بعیش و آرام
حکومت کرو یہ پیدائیشی گندی تہ بھی نکل جاے اور گندہ داغ بھی مٹجائے اور پیغمبر شریف
سلطان بھی بنجاؤ اور بیت اللہ شریف و مدینہ طیبہ کو منہدم کر کے اپنے نام کا اپنے ملک
مین مثل ابرہہ کے بیت اللہ و مدینہ بناؤ اور نذر نیاز موقوف کراؤ اور قرآن پاک مین تحریف
کر کے بجاے ضاد عربی کے ظاد پڑھو پڑھاؤ اور نکاح کی کثرت کا زور پہنچاؤ اور کفو
غیر کفو کا خیال لحاظ ہرگز نکرو کہ جس مین ہر خاص و عام ہمارے تمہارے ایسے دو غلے
و کم نسل و بد اصل ہو جائین اور معلم الملکوت امام الشیاطین کی ہدایت کے موافق
ابلیسی شیطانی مضمونون کی کتابین گڑھ بنا کے تیار کر دین کہ جنکو دکھا پھیلا کے تمام
دین اسلام کا مضمون مادّہ رد کر دو کہ علم دین اسلام کا دنیا مین ایک حبہ باقی نرہے
بس اسنے وہی ابن تیمیہ مشرک منافق منطقی خارجی نجومی ریاکار مکار مردود کی کتاب و اقوال
مردودہ کو کلام اللہ کہنا شروع کیا اور اپنی تصانیف خبیث جس مین سارے دین اسلام
کے مادّے کا بطلان عظیم تھا جاری کیا اور کل ارکان دین اسلام کو کفر شرک بدعت
ضلالت کے ساتھ مشہور کیا اور اپنے کلام پر تلبیس کو حدیث بنایا اور آپ اہل حدیث

بنکے مکر وفریب کا مہا جال پھیلایا اور اپنے بیٹے کا نام فرضی محمد رکھکے اپنے تئین محمدیہ مشہور
کیا اور سب لوگون کو سکھایا کہ تم بھی اپنے تئین محمدیہ مشہور کرو اور یہ سب کارروائیان
تجارزادے وہبی ابلیس کو دکھاکے مطمئن کیا اور عرض کیا کہ کل مزارات مقدسات کو
منہدم کردو کہ کوئی بزرگون کے نام ونشان سے بھی واقف نہو اور نذر نیاز نکرین اور
دین اسلام کے حکم احکام کو کفر شرک بدعت ضلالت کہکے اُڑا دو اور اِس فتنہ انگیزی مین
ہم لوگ بھی جی جان سے تمھارے یارمددگار تابع دار جان نثار ہین یہ وآہ بی لوگون کی
شیطانی صلاح وہبی ابلیس کے دل مین بیٹھکر خوب ذہن نشین ہوگئی تو وہبی شیطان
کے جنے اور وآہ بی حرام کے جنے تو وہبی اور وآہ بی مضاف اور مضاف الیہ بلکہ مشار الیہ بہی عزازیل
وہابی ہوئے نہ اِدھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے شیطان کے درکے ہوکے جہنم کے
گھر کے ہوئے اور نہ دل سے مشرکون منافقون خارجیون ریاکارون منطقیون فلسفیون
نجومیون جنونیون کذابون کے اقوال افعال کے قائل ہوکے پیروی کرنے لگے اور فتنہ
فساد بڑھانے اور گندی نہ چھپانے کے واسطے ظاہرا مسلمان بنکے شباہتین مثل عالمون
فاضلون درویشون مشائخون کی بنائین اور دین مین فتنہ وفساد ڈالنے کی نیت سے قرآن
شریف عربیہ مین ضاد کا ظا دپڑھنے لگے اور دو شخصون کو عالم کا بھیس بناکے خرچ کثیر
دیکے مدینہ شریف کو روانہ کیا اور یہ سکھایا کہ وہان جاکر مکان محفوظ مین بڑے عابد وزاہد
بنکر رہو اور جو کچھ خرچ ہو بے تکلف کیا کرو اور اُسی مکان سے سرنگ روضۂ اقدس
تک لگاؤ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ ائمہ بزرگان دین کی لاش مبارک کو
نکال کے جی بھر کے بے ادبیان کرو کہ کوئی لاش بزرگون کی باقی نرہے اور مرجع عالمیان
جنات وانسان فرشتگان بالکل متفرق ہوجائے اور دین اسلام کا مغز مادہ بالکل جاتا
رہے یہ کہکے کسانے چند مشرکون منافقون خارجیون ریاکارون نجدیون ظادیون
نے سرنگ کھودنے والون کاریگرون کو ساتھ لے کے مکان محفوظ مین قیام کیا

دن بھر عالم فاضل عابد زاہد متقی مصلی بنے رہتے تھے اور رات کو سرنگ کھودتے کھدواتے تھے جب روضۂ اقدس کے قریب سرنگ پہنچگئی تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفۂ وقت زمان کو خواب دکھلایا کہ یہان مشرکون منافقون ریاکارون مکارون غدارون خارجیون وہابیون ظادیون کا یہ ظلم وستم ہو رہا ہے فوراً خلیفۂ وقت کے یہان سے سُراغ لگا کے تحقیقات ہوئی اُنھین لوگون کے مکان کے اندر سے سرنگ لگی تھی وہ لوگ سخت شدید سزا کے ساتھ مارڈالے گئے اور وہین سے جہنم کے غار گڑھے مین پہنچکر سرنگ کھودنے لگانے لگے یہ سنکر مشرکون منافقون نجدیون وہابیون خارجیون ریاکارون شقیون ظادیون یہودیونکو بڑے غیظ وغضب کے ساتھ طیش آیا سیکڑون منافقون کو بڑے ساز وسامان زر کثیر وخطیر کے ساتھ بھیجا کہ وہان مدینہ شریف مین رہکر مال کثیر خرچ کر کے مسلمان متقی بنے رہو اور اعتبار جما کے ہمارے دلی مقصد کی پوری کارروائی کرو وہ لوگ تعلیم کے موافق موقع جوئی مین رہتے تھے ایک روز موقع محل پاکے رات کو سیکڑون آدمی کُدال پھاوڑا لیکر کھودنے کو موجود ہوے جیسے پھاوڑا کُدال لیکر اِس خبیث نیت سے چلے کہ آنحضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے مزار مقدس اور اصحابہ کے مزار مبارک کو کھود ڈالین جب مزار شریف کے قریب پہنچے اُنپر قہر الٰہی نازل ہوا اور سب کے سب زمین مین دھنس گئے خادم نے غل مچایا کہ اے مدینے کے لوگو دوڑو دوڑو دیکھو یہ لوگ دشمن رسول ہین اِنپر قہر الٰہی نازل ہوا کہ منخسف ہو رہے ہین لوگون نے خادم کی فریاد بکا سنکر دوڑ کے آکے دیکھا کہ وہ لوگ دھنسے جاتے ہین اور جہنم کا شعلۂ نار اُنکو دارالبوار کی طرف کھینچے لئے جاتا ہے اور اُنکے کپڑے وغیرہ باہر نکلے ہین اور سیکڑون پھاوڑے کُدال زمین پر پڑے ہین لوگ دیکھکر خدا کا شکر بجالائے کہ اللہ نے دشمن رسول کو غارت کیا اور لاحول پڑھکے بد دعا کی کہ اِن لوگونکو اور جو اِنکے ایسے ہون اُنکو بھی جلد جہنم مین پہنچا دے کہ وہان جاکر آتش کے پھاوڑے

کدال جلادین یہ حال پُر ملال سنکر نجدی مشرکین منافقین خارجی ریاکار خطادیے اور طیش و
تیہے مین آکر مثل ابلیس خبیث بد قال و قیل اصحاب فیل کے مانند ہو گئے اور مسلمانون کا بھیس
بدل کے اور اپنے جیسے کم نسلون دو غلون کو ملا کے ارادہ جنگ شدید کا کیا اور اُسی
عبدالوہاب مشرک منافق ریاکار مکار خارجی منطقی فلسفی نجومی جنونی عبدالکذاب کو سالار
لشکر بنا کے لشکر کشی کیا نجدیون مشرکون منافقون خارجیون ریاکارون وہابیون
خطادیون یہودیون نے ملک لشکر کشی کے طور پر خزانے وافر بھر کے جدّے مین داخل
ہوئے اور بہت کچھ داد و دہش کرنے لگے اور اعتبار جما کے اور اپنے تئین خیر خواہ
حرمین الشریفین مشہور کر کے حضرت سلطان المعظم کے یہان سے مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کا
ٹھیکہ لیا اور قبضہ قابو پا کے وہان کے اُصول کو فضول بتلا کے جھٹلانے لگا کہ یہ مصلے کیسے
ہین یہ غلاف کیسا ہے اِس غرض سے کہ مصلے اُٹھ جائین اور غلاف اُتر جائے تو لوگ بدعقیدہ
ہو جائین اور اسلام دنیا سے اُٹھ جائے جب لوگون نے پہچانا کہ تم کون ہو اور تمھارا عقیدہ
کیا ہے اُسنے خفا ہو کر چارون طرف سے شہر مکہ کو گھیر لیا اِس نیت سے کہ کل اہل مکہ کو
مار ڈالین تو اسلام روئے زمین سے اُٹھ جائے اور ایسا حصار کیا نہ باہر کی چیز اندر آسکے
نہ اندر کی چیز باہر جا سکے غرضکہ ہر طرح سے مجبور کر کے تین مہینے تک محاصرہ کیے رہا لوگ
مارے فاقون کے بِلّی گھوڑے گدھے تک کھا گئے پھر مدینے شریف کو لشکر روانہ کیا
کہ مزار مقدس کو کھول کے خوب دل بھر کے بے ادبیان کرے اور دین اسلام کی
بیخ و بنیاد کو پردۂ زمین سے اُکھاڑ دے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت خلیفۂ زمان
سلطان روم کو خواب دکھایا تو وہان سے لشکر جرار و کرار قاتل اشرار آیا اور مدینے
شریف کو گھیر لیا اور منتظر ہوئے کہ یہ لوگ باہر نکلین تو مارین اور وہ کمبخت اِس فکر مین
تھے کہ ہم بہت جلد لاش مبارک کو نکال کے دل بھر کے بے ادبیان کر کے غائب کرین
تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس علانیہ دن کو لشکر والون پر ظاہر ہو کے

فرمایا کہ اِسوقت کا ادب لحاظ یہی ہے کہ اندر گھس کے مارو تب اُن لوگون نے بموجب ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا مارا کہ خون کی ندیان بہہ گئین تب سے وہان روضۂ مقدسہ کے تہ آب تک اژدھات پلادیا گیا جس سے حفاظت کاملہ ہوئی اور ہمیشہ سے خلیفۂ خدا کے یہان سے اِسیطرح ہمدردی جانفشانی کے ساتھ مالی وملکی اور جنگی کافرون منافقون کی شر دفع ہونے کے واسطے نہایت دردمندی کے ساتھ حمایت وحفاظت کاملہ ہوتی چلی آتی ہے اِس سبب سے ملک دین اسلام کافرون مشرکون منافقون ریاکارون خارجیون منطقیون فلسفیون نجومیون جنونیون کذابون کی شرون شرارتون سے محفوظ اور امن وامان مین ہون ہے اِسواسطے خلیفۂ خدا دین اسلام کے پیشوا کل جناتون انسانون مردون عورتون کے محسن ومعاون ہین ہرشخص اہل ایمان پر تہ دل سے اُنکی اطاعت وفرمانبرداری ضروری لازمی ہے شیطان اور شیطان والے تو حد اعتدال سے گذر کے حلقۂ اسلام سے باہر ہوے اُنکا تذکرہ بیکار ہے دین اسلام کے مخالفون مشرکون منافقون غیر عقیدون کی یہ کیفیت ہوتی ہے اُسی مین کے جو لوگ بچے بچائے بڑے غیظ وغضب مین آکے بغض وعناد کے مجسم مرقع ہوکر بہتر فرقون کے بھیس مین نکلے اور جا بجا ملکون ملکون روانہ ہوئے کہ جہان جسکو پاؤ عقیدہ بگاڑکر مشرک منافق ریاکار بناؤ اس بات کی لاگ اُن لوگون کے سرون تلوون سے لگی ہے اُسی عبدالوہاب نجدی کی پیروی مین ہندی مشرک منافق خارجی منطقی نجومی ریاکار کذاب وہابی اسماعیل نے دنیا کمانے اور خلقت کو بہکانے کے واسطے اُس مذہب باطلہ کو اختیار کیا اور ظاہر وآشکارا کرکے زور دیکے عزازیل کا کام کیا تب علماے اہل سنت نے خوب ہی رد کرکے ہرطرح سے اُس کا قافیہ تنگ کیا تب اُس نے مکر وریا کا دوسرا جال پھیلایا یعنے جسوقت اُسکے والد نے اسماعیل منطقی کو نالائق سمجھ کے عاق کردیا اور اپنا سرمایہ لائق رشتہ دار کے سپرد کیا تب اسماعیل فلسفی بہت ہی گھبرایا بہ سبب اِسکے کہ امید حصول معیشت بالکل قطع ہوگئی

اور عبدالحی عدالت مین محررون مین نوکر تھا کسی بڑی بھاری علت سے برطرف ہوا اُسی
یاس ہراس کی حالت مین اسماعیل وعبدالحی دونون نے ملکر ایک شخص جاہل کو اپنا پیر
بنا کے سید احمد نام رکھا اِس نام کی اصطلاح یہ ہے کہ سردار محمد کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے بھی یہ افسر وسردار ہین اور اپنے قابو قبضے مین رکھ کے مریدان می پرانند کا معاملہ
جاری کرکے جھوٹی بناوٹی کرامتین اڑانے لگے اور طلب وتلاش معیشت کے واسطے
ساتھ لیکر دربدر گھر بگھر پھیری شروع کی اور قرآن وحدیث کے محرفہ مخالفہ درس کو
وسیلہ حصول معیشت ٹھہرایا اور لوگون کے رجوعات کا نذر ونیاز دعوت تر وخشک سے
خوب فائدہ اُٹھایا اور نذورات کے قبول مین کچھ حلال حرام کی تمیز مطلق نہ کیا ہرچہ آید
روا باشد کا مضمون ذہن نشین تھا اور تہ دل سے طالب حرام تھے بلکہ فاحشہ رنڈیون
کا بھی پیش کش لینے مین تامل نہ تھا یہان تک کہ جو کرسٹانون عیسائیون کے گھرون کی
مدخولہ تھین اُنکو بھی مرید کرکے روپیہ نقد جنس کے طالب ہوکے لیا اور برضا ورغبت کھایا پیا
لوگون نے پوچھا کہ یہ روپیہ اور خورونوش پوش فاحشہ کا کہ نصرانی سے زنا کے عوض مین
حاصل کیا ہے کیونکر درست ہوا تینون نے ملکر ہنسی مذاق مین اُڑا دیا لوگون کا اعتراض
اثر پذیر نہوا بلکہ سید احمد کی نسبت اور چڑھا بڑھا کر بیان کیا کہ ظاہر مین امیرالمومنین اور
باطن مین امیرالمرسلین ہین حرام نجس سب اُنکے واسطے پاک وروا ہے اِن دونون
شخصون نے زبانی بیان پر کفایت نہ کی بلکہ سید احمد کے حال مین ایک کتاب صراط المستقیم
نام جو کہ حقیقت مین راہ جحیم ہے بنائی پہلے سید احمد کو لکھا کہ کمال مشابہت پر ساتھ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مخلوق کئے گئے تھے اِس سبب سے بے علم رہے استغفراللہ
استغفراللہ یہ کیا جرأت وبے ادبی ہے خدا پناہ مین رکھے ایسی گمراہی سے شفائے
قاضی عیاض وغیرہ معتبر کتابون مین لکھا ہے کہ کسی کو اُسکی بڑائی کے واسطے تشبیہ دینا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اِس بات مین کہ آنپر دنیا مین جائز تھی بہت برا ہے

اور مرتبۂ نبوت اور رسالت کی بے توقیری و بے تعظیمی ہو امّی ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا اور بڑی فضیلت تھی سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سب کے حق مین عیب ہے کہ سبب ہے جہالت کا اورون کے حال کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حال سے کیا نسبت ع چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک + آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا شق قلب سبب ہوا کمال کا دوسرون کو سبب ہے ہلاک و زوال کا اِس کلام مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تحقیر واہانت ہے اور لوگون نے ایسے کلام کرنے والونکو کافر کہا ہے اور حکم کیا ہے قتل کا یہ سب تو تفصیل شفا کی وجہ خامس و وجہ سابع مین مذکور ہے دوسری خرابی یہ ہے کہ ایک جگہ لکھا کہ ایک مقام والون کو احکام شریعت بیواسطہ پیغمبرون کے وحی باطنی سے معلوم ہوتے ہین اُنلوگون کو رسولون کا اُستاد کہنا چاہئے اور اُنکا علم بعینہٖ پیغمبرون کا علم ہے مگر ظاہر کی وحی سے یعنے جبرئیل علیہ السّلام کے واسطے سے نہین ملا اور اُنکو پیغمبرون کی سی عظمت وعصمت ملتی ہے دیکھو کیسا بے پردہ دعویٰ پیغمبری ہے جب حکم احکام ملت و شریعت اللہ تعالیٰ سے بیواسطہ پیغمبر کے ایک معصوم کو پہنچے پیغمبری مین کیا باقی رہا جبرئیل علیہ السّلام کا واسطہ ہونا کچھ پیغمبری کا رکن نہین بلکہ یہ پیغمبری اُس سے بڑی ٹھہری کہ جبرئیل بھی درمیان مین نہین خداہی سے لیا تیسری جگہ لکھا کہ ایک مقام والون کو مکالمہ اور مسامرہ کا خلعت ملتا ہے یعنے اللہ سے باتین کرتے ہین اور خاص سید احمد کے حال مین ایک جگہ لکھا کہ خدا سے پوچھا اِس طور سے کہ ہاتھ مین ہاتھ پکڑ کے یون حکم ہوا اور حال یہ ہے کہ اہل سنت کے عقائد کی کتابون مین لکھا ہے کہ مکالمہ شفاہی حقیقی کا دعویٰ کرنا کفر ہے الغرض اِس طرح کی بید بنیان اُس کتاب مین اول سے آخر تک بہت بھری ہین طول کے لحاظ سے اِن تین باتون پر کفایت کی گئی بیدینی و گمراہی کے واسطے ایک عقیدہ کا فاسد ہونا کافی ہے یہ سب ایک قسم کی بیدینی خلاف عقائد اہل سنت کے ہے دیگر یہ کہ

لوگون کو خطون مین سفر حجاز کا حال جہاز سے اُترکے گڑھ بنا کے ایک نامہ ایک مضمون ایک
عبارت کا تمام مخصوصین شہر کے نام شہر بشہر جاری ہوا خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ جب سید احمد
سمندر کے کنارے پر گئے رُوحانیت دریاے سمندر کی حاضر ہوئی اور عرض کیا جو حکم
ہو بجا لاؤن فرمایا کہ مین تجھ سے کہنے کی ضرورت نہین رکھتا جب جہاز پر سوار ہوئے تو
اللہ تعالے نے فرمایا کہ ہم اِس جہاز کو غرق کرینگے تم اسپر سوار نہو سید احمد نے کہا کہ
ہم اِسی پر ضرور سوار ہونگے اللہ تعالے نے فرمایا کہ ہمارا ارادہ مقرر تھا جہاز کو غرق کرینگا
مگر اب جو تم نہ اُترے تو مین غرق نہین کر سکتا جب سید احمد میقات پر پہنچے اور غسل کرتے
تھے اللہ تعالے نے فرمایا کہ جو تم پر تلبیہ مین سبقت کرے گا مین اُسکی لبیک نہین سننے کا
اور حج کے بعد حکم ہوا کہ تیرے باعث سے ہمنے سب کا حج قبول کیا اور اِس حج کی برکت
سے ہند سے بخارا تک سب کو بخش دیا اس خط کے خرافات کہان تک لکھے جائین
لوگون نے اُس خط مین گفتگو کی اور نوبت تحریر کی جانبین سے آئی جب لوگون نے
کہا اور لکھا کہ اللہ تعالے نے پہلے کہا کہ ہم اِس جہاز کو غرق کرین گے پھر سید احمد کے
نہ اُترنے سے غرق نہ کر سکا اِس مین بہت سی قباحتون کبیرہ کے ساتھ خاصاً کفر ہے
حاصل کلام یہ کہ دنیا کمانے کی حرص وہوس کا زور یہان تک پہنچا کہ سید احمد پیغمبر گر بنے
یعنے لطافت نام غلام سید احمد پر وحی آنے لگی وہ مکار اُسی حالت جعلی مین چادر سے
ہاتھ باہر نکال کے میوہ محفل مین پھینکتا سب اہل محفل جو کہ اُس فریب مین شامل تھے
دوڑ کر لیتے اور کہتے کہ یہ بہشت کا میوہ ہے اور کبھی یہ بھی کہدیتا کہ یہ میوہ اللہ تعالے
نے سید احمد کو بھیجا ہے یا خاص اسمٰعیل منطقی کو دیا ہے اِس بات کو بڑے طمطراق سے
سید احمد کے مناقب مین بیان کرتے کہ صرف امیر المشرکین سید احمد مصنوعی پیغمبر ساز کی
توجہ سے لطافت غلام خانہ زاد کو یہ مرتبہ حاصل ہو گیا کہ پیغمبر ہوئے اور وحی کے
ساتھ میوہ بھی آتا ہے سید حمید الدین نام ایک شخص کہ وہ آدمی سچے وایماندار صاف عقیدہ

وصاف گو تھے اِس سوانگ کے شروع ہونے سے پہلے اسماعیل نجومی امیر المنافقین
وسید احمد امیر المشرکین سے گفتگو کیا کرتے تھے کہ یہ حرکت سخت وبیجا ہے یہ لوگ اُنکی
راست گوئی سے ناخوش تھے ایک روز تقسیم بہشت کے میوے کی جو محفل وعظ مین
لطافت خانہ زاد کے ہاتھ اللہ تعالےٰ نے سید احمد امیر المشرکین کو بھیجا تھا ہوئی ایک
چھوہارا سید حمید الدین کے حصہ مین آیا اُنھون نے توڑا تو اُس مین کیڑا نکلا اُنھون نے
اہل مجلس کو علانیہ دکھاکر پکارا کہ دیکھو صاحبو کہین بہشت کے میوے مین بھی کیڑے
ہوتے ہین جو اس مین موجود ہے سید احمد اُن سے بہت ناراض ہوئے وہ غصہ
کھاکر داؤن گھات مین لگے رہے جب پھر اُسپر وہ حالت مصنوعی وحی کی طاری ہوئی
تب سید حمید الدین صاحب نے چند آدمیون کو موافق کرکے بے تامل ننگا کردیا ساری
کرامت کھل گئی اور معجزہ عیان ہوا یعنے ایک تھیلی رانون کے بیچ مین چھوہارون کی جو
بندھی اور بھری تھی ظاہر ہوئی وہ خبیث اہل محفل مین بہت ہی خوار وذلیل ہوا ایسی
مکاری کے سامانون سے سیر وسیاحت کرتے پھرتے تھے کہ تیسرا فساد برپا ہوا
یعنے کتاب التوحید شیخ نجدی خارجی وہابی امیر المنافقین والمشرکین ریاکار مکار کی
جو بمنزلہ تلبیس ابلیس کے تھی لوگون کے فریب دینے کے واسطے مثل کلام اللہ
کے ظاہر کیا تھا اُسکو امیر المنافقین اسماعیل مشرک خارجی وہابی منطقی فلسفی
نجومی جنونی ریاکار مکار نے بخواہش تمام تلاش کرکے منگوایا اور اُس مذہب مردود
باطلہ کو اپنے مطلب کے موافق پاکر بہت پسند کیا اور اپنی طرف سے ایک کتاب
تصنیف کی جس سے شیطان کو بہت آرام اطمینان اور قوت وتقویت حاصل ہوئی
یعنے اِس عقیدہ باطلہ کی شہرت ہونا شروع ہوئی اور کچھ عوام الناس ناواقفی حقیقت
حال کے سبب اِس جال شیطانی مین پھنسے اور توہین وتحقیر انبیا واولیا وتکفیر تمام
امت سلف وخلف کی کرنے لگے اور جب نوبت دہلی مین پہنچی ہزارون ہزار آدمی شاگرد

ومرید اور دیکھنے والے وصحبت یافتہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب اور مولانا شاہ رفیع الدین
صاحب اور علم فضل کے متبحر ومنتہی اکثر لوگ موجود تھے اسماعیل اور عبدالحی سے دست
گریبان ہوئے اور خواص نے فہمائش کی کہ اس سفر مین یہ نیا دین کیسا نکال لائے
کہ اُسکے رو سے تمھارے اُستاد سے لیکر صحابہ تک کوئی کفر شرک سے نہین بچتا ہمیشہ
سے تم اور تمھارے خاندان والے اِسیطور طریقے پر تھے جسکو اب شرک کہنے ہو
دنیا کی طمع وزرکشی وپیٹ پالنے کے واسطے دین مین فساد ڈالتے ہو اور قرآن حدیث
مین تحریف کرکے خلائق کو گمراہ کرتے ہو جنت چھوڑکے جہنم مول لیتے ہو بہت برا اور
بڑی خطا ہے جو نیا اختراع دین اسلام کی دشمنا گی کا نکالا ہے کفر شرک منافقت
ریاکاری کا لکڑ دادا ہے ہرچند نصیحت کی کچھ سودمند نہوئی لاچار ہو کر دین اسلام کا
دشمن سمجھکر ہر خاص وعام نے متنفر ہوکے اُن لوگون کو اپنے زمرے سے نکال دیا
اور کوئی کھڑا ہونے کا روادار نہین ہوا الغرض یہ کہ کچھ بہکے ہوئے لوگون نے اُس طریقہ
شیطانی غیر مقلدی کے شرک منافقت ریاکاری سے توبہ کرکے پھر طریقہ حق سنت
والجماعت حنفی مذہب کی طرف رجوع ہوئے اب وہ زمانہ مشرکون منافقون فتنہ
انگیزون خارجیون وہابیون غیر مقلدون ریاکارون مکارون کا نہین رہا اللہ نے
اُنکی شرین شرارتین زائل کردین اور وہ غارت ہوگئے مگر جہان کہین جو چھپے چھپائے
مردہ بے جان ہین جب کہین سے زور پاتے ہین تو مثال بچھو کے ڈنک مارتے
ہین ایسون سے بچکر بہت دور رہنا چاہیے اکثر دیکھا گیا کہ وہابی توبہ کرکے قسم کھاکے
کلام اللہ اُٹھا پہلے سے زیادہ ہزارون درجے بڑھکر شر فساد فتنہ انگیزیان کرتے
ہین کھانے پینے مین نجاست ملاکے جادو سحر کرکے کھلاتے پلاتے ہین اور ایسے
انداز سے دھوکا کرتے ہین کہ آدمی اُنھین کا دم بھرنے لگتا ہے اِس سے مسلمانون
کو بہت ہوشیار وبیدار رہنا چاہیے کیونکہ یہ منافقین ایسے خبیث وخناس ہین کہ

رحمانی کلام اللہ کو بعضاً مصنوعی بناتے ہین اور حدیث نبوی کو عداوتاً بہت ہلکا حقیر قصداً
بناتے ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کچھ پڑھے نہین تھے اور ہم پڑھے ہین اِس لئے
ہمارا بنایا قرآن حدیث بہت بڑھکے ہے اِس سبب سے ابن تیمیہ شقی اور عبدالوہاب
کذاب کی کتاب کو حق جانتے ہین اور کلام حدیث اسی کی بنائی ہوئی منگڑھت کو خواہش
کثیف و مطلب خبیث کے موافق پاکے حق جانتے ہین اِسواسطے کفر کے مادے سے
منافقت کا مادّہ بہت بڑھکر ہے کہ دل مین خدا اور اُسکے رسول کے کلام کا لب لباب
وجوہر فقہ اُصول اُسکے برخلافی و دشمناگی کے سوائے اور خیال ذرّہ برابر نہین جمتا دل و
دماغ عقل وفہم ہوش وحواس مین خیالات حرام سمائے رہتے ہین اور قلبہای سیاہ
وسخت مثل یزیدیون کے ظلم وجبر کے ساتھ اظہار منافقت مین تشنہ لب رہتے ہین
اور منافقانہ تصانیف مین مضامین شیطانی ونفسانی کے مطابق احکام دین اِسلام
سے بے قیدی اور حرام کی علانیہ رخصتین دیکھکر بہزار جان مشتاق ہوکر اُسی کے
پیرو ہو جاتے ہین اور قرآن حدیث کے جوہر ولب لباب فقہ اُصول مین حرام کاری وحرام
خواری کی گنجائش مطلق نہین پاتے اِس لئے معترض ہوکے رد کرنے کے خیال مین
ہو جاتے ہین جیساکہ گنّنے (نیشکر) کا جوہر قند مصری شکر شربت شیرینی ہے اور روی کا
جوہر ہر قسم کے کپڑے بڑھیا گھٹیا عمدہ نادر نفیس بیش قیمت ہین درختون کا جوہر نفیس و
لذیذ مفید ہر قسم کا میوہ دانہ یا پھولون کا جوہر خوشبویات تیل پھولیل کیوڑا گلاب مشک بید
ہر قسم کے عطریات اور دودہ کا جوہر ولب لباب دہی بالائی مکھن گھی یا پتھر پہاڑ کا جوہر
سونا چاندی ہیرا الماس یاقوت زمرد لعل شب چراغ غرض یہ کہ مختصر مین سمجھ لینا چاہیے
کہ اسی طرح قرآن حدیث کا مغز جوہر فقہ اُصول عقائد فرائض تصوف تفسیر اجماع قیاس
ہے جو کہ جناتون انسانون مردون عورتون ایمان والون والیون روشندلون
کے واسطے کافی ہے اور منافقون مشرکون ریاکارون حرام خوارون حرام کارون

حرام زادون مردون عورتون کے لیئے بہت ہی برخلاف ہے جیسا کہ چھچھوندر چمگیدڑ کی آنکھین آفتاب عالمتاب کی روشنی کے سامنے اندھی ہو جاتی ہین اور پریشان و محروم ہوکر دن بھر چھپی رہتی ہین اور رات کو شب دیجور مین خوب اچھی طرح سوجھتا ہے اِسیطرح دین اسلام کے نورانی آفتاب عالمتاب کی روشنیون شعاعون کے کروفر سے محروم ہوکے دل کی آنکھین اندھی ہو جاتی ہین اِسواسطے منافقین سیاہ دل کور باطنون کو مثل شیطان کے شب دیجور سے بڑھکر جہنم کی تاریک راہ مین خوب سوجھتا ہے اور شیطانی گمراہی کے تاریکی مین کروفرناری کے ساتھ جہنم کی طرف تیز رَوْ دَوڑے جاتے ہین ان لوگونکے مادّے باطلہ اور کلمات ناشائستہ فریب آمیز ہوتے ہین لوگ جانتے ہین کہ یہ لوگ اصلی قرآن حدیث کے پابند و پیرو ہین اور اپنے تئین محمدیہ کہکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھتے ہین مگر وہ لوگ قرآن حدیث کا نام لیکر منافقین کی شیطانی کتابون کا مضمون عیان کرکے شایع کرتے ہین اور شیطان کی طرح عبدالوہاب کذاب کا بیٹا جسکا فرضی نام محمد تھا اُس سے نسبت لگاکر اپنے تئین محمدی کہتے ہین اور ہردم شیطان کی طرح اپنی ذی علمی ظاہر کرتے ہین اور شیطانی زعم مین علوم حقانی و احکام رحمانی و فرمان رسولی کو مثل قیام مولود شریف کے رد کرکے جڑ سے اُکھاڑنے کی فکر مین ہو جاتے ہین اور منافقون کی کتابین جو شیطانی مضامین سے بھری ہین اُسکو فوقیت دیتے رہتے ہین اور اصلی حدیثون کو وضعی و ضعیف بناکر شیطانی کلام کو قوی و صحیح بتاتے ہین ہر وقت تقریر بحث ہلڑ ہنگامہ کے ساتھ لڑوانے کی فتنہ پردازی مین رہتے ہین اُنکے ہر قول فعل کے اندر ہزارون مکر و فریب بھرے ہوتے ہین اِسواسطے ایسے لوگونکو کھڑا ہونے دینا چاہیئے کیونکہ ان لوگون کے ساتھ اللہ کا قہر ہوتا ہے اور فرشتون پیغمبرون اصحابون امامون ولیون کی بددعا ہوتی ہے اور بلایاتین آسمانی اور شیطانی ساتھ ہوتی ہین اُن سے ایک دم کے کلام کرنے مین ہزار برس کی عبادت خالصہ

حبط ہو جاتی ہے اور عقیدہ ہوش و حواس عقل و فہم سب سلب ہو جاتا ہے اور طرح طرح کی
نحوستین ذلتین بیماریان آتی ہین اور آفتون خرابیون مین گرفتار ہو جاتے ہین اسواسطے
اِن لوگون سے کلام ہرگز نہ کرنا چاہیے بحث تقریر میل جول کیسا جسکے اندر دونون جہان
کی خرابیان بھری ہین اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ کُلِّ بَلَاءِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ حاصل کلام یہ کہ
اسماعیل ہندی مشرک منافق غیر مقلد خارجی منطقی فلسفی نجومی ریاکار مکار نے مجبور ہوکے
پہلو بدل کے دوسرا ڈھنگ نکالا یعنے وعظ کو منحصر کیا جہاد کی ترغیب پر اِس حیلہ جمیلہ سے
کہ امر محمود ہے اِس مین بہت سے لوگ اکٹھے ہوئے اور ہر شخص نے نقد جنس بقدر حوصلہ
دیا اور ایک جماعت کے ساتھ افغانستان کو گیا اور یون تعریفین بیان کرنا شروع کین
کہ سید احمد ایسے ہین کہ جنکی اطاعت مین روحانیت دریا سمندر کی حاضر ہوئی اور اُن کے
حج کے سبب سے بخارا تک کے لوگ بخشے گئے اور قطعی ڈوبنے والے جہاز پر جب یہ
سوار ہوئے تو اللہ اُسکو ڈبانہ سکا یہ کمالات ظاہر کرکے امیر المنافقین نے سید احمد
امیر المشرکین کو امیر المومنین بنایا بڑی حیرت کا مقام ہے کہ اِس ہندوستان مین سلطان
محمود غزنوی کے زمانے سے اِس زمانے تک کتنے بادشاہان اُولو العزم ایک سے ایک
بڑھکر ہوئے اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے سے اِس
زمانے تک بہت سے اولیائے کاملین ایک سے ایک بڑھکر ہوئے کہ جنکا ایک زمانہ
معتقد ہوکر مانتا جانتا تھا مگر آجتک اِس ہندوستان مین کسی کو امیر المومنین کہلانیکی
تمنّا نہوئی نہ اُن کے معتقدون نے اِسکی شہرت دی مگر نہایت تعجب و حیرت ہے کہ
اِنکا دعوی امیر المومنین ہونے کا محض دنیا کمانے کا تھا کیونکہ اسماعیل و سید احمد مشرک
منافق غیر مقلد ریاکار وہابی منطقی فلسفی نجومی کے پیشتر ہندوستان کے بزرگون مین
مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب و مولانا شاہ ولی اللہ صاحب و مولانا شاہ عبد العزیز صاحب
گذرے کہ جنکے اوصاف اظہر من الشمس ہین اور سارا ہندوستان اُنکی بزرگی و علمیت

کا قائل ہے مگر وہ لوگ امیر المومنین نہ بنے نہ اُنکو اصلا خواہش ہوئی جو کہ محض عقائد باطلہ کے پیرو کار اور دین ایمان کی راہ سے بے بہرہ اُسپر طرفہ یہ کہ امیر المومنین بنے پھر اُس سے بھی بڑھکے امیر المرسلین کا دعوی بلکہ اُس سے بھی بڑھکو طرفہ تماشا یہ کہ اللہ پر دباؤ ڈالا خدا ایسی سمجھ بدا اور ایسے تارک شرک پیغمبر گر مصنوعی کرامات و بناوٹی معجزہ والون سے بچائے جیساکہ شیخ نجدی امیر الشیاطین تھا اور اُسکی آل اولاد تابعین چیلے چاپڑ امیر المفسدین مشہور ہوئے اور اُسی خاندان کا سلسلہ تھامنے والے ہندوستان کے لوگ امیر المشرکین نے اپنے تئین فن فریب سے امیر المومنین مشہور کیا حاصل کلام یہ کہ سید احمد مصنوعی امیر المومنین نے سکھون پر جہاد کا عزم کیا مگر اُس مین بھی وہی پیشین گویان شیطانی مثل مرزا قادیانی کذاب کے کہ فلانی تاریخ رنجیت سنگھ رئیس سکھ امیر المومنین کے ہاتھ سے مارا جائیگا اور فلانی تاریخ فلانا ملک فتح ہوگا اور عید کی نماز فلانے سال مین امیر المومنین جامع مسجد لاہور مین پڑہین گے اور اللہ کا حکم یون ہوا ہے کہ لڑائی کے وقت توپ بندوق سکھ کی بند ہو جائیگی سپاہیون کے ہاتھ پیر خشک ہو جائینگے اور ملکون پر فتح کامل حاصل ہو جائیگی پہلے پنجاب وکشمیر اور پھر افغانستان کابل قندھار بخارا پھر ایران پھر خلافتگاہ روم لے لینگے پھر مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ منہدم کرکے وہان کے لوگون کا قتل عام کرین اور دین اسلام کے مسئلے مسائل کا نام نشان نہ رکھین اور اپنے نام کا مکہ مدینہ دوسرا جاری کرین پھر اطمینان سے سید احمد دعوی فرعونیت کرین اور رفیق لوگ پیغمبر مشہور ہون اور لشکر کے لوگ اصحاب امام اولیا مشہور ہون اور اپنی خواہش کے موافق نیا قرآن حدیث فقہ اُصول جاری کرین بس بیفکر و بے تکلف عزت آبرو حکومت کے ساتھ حرام کے مزے نفعے حاصل کرکے بیخوف وخطر دنیا مین گذر بسر کیا کرین آگے اللہ اللہ خیر سلا اِسی ترغیب پر کچھ دنیا کے حریص دولتمند اور علم والے لوگ پھنسے ایسے اظہار کشف وکرامات وعلم وفضل سے ٹوکری

ڈھوکر دنیا مین زندگی بسر کرلینا لاکھ درجے بہتر و اطہر ہے اور بعضے لوگ وقعت ظاہری کر و فر سامان کے معتقد ہوتے ہین جو کہ کفر ہے یہ بات بہت آشکارا ہے کہ نبیون کے یہان کملی چٹائی بے سروسامانی کا مادّہ یہی زر وزیور تھا بلکہ چراغ مین تیل بھی نہوتا تھا عزت وسامان پرستون کو شیطان نے کہا کہ فرعون کو خدا کہو کہ اُسکے یہان بڑا ساز وسامان ہے تو سامان پرست لوگ فرعون کو خدا سمجھکر بندگی سجدہ کرنے لگے اور اُسکی خدائی دلائل باطلہ سے ثابت کرکے اُسکے محل کا طواف کرنے کرانے لگے اور موسیٰ علیہ السلام کو بے سروسامان دیکھکے نبوت جھٹلاکے اذیت پہنچانے لگے اِسیطرح میدان کوفے کربلا مین یزیدیون کوفیون مشرکون منافقون نے یزید کا ساز وسامان قوت عزت جاہ وحشمت کا دبدبہ دیکھا اِسی سامان دنیوی کے معتقد ہوکے اُسکے خیرخواہ بنے اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو بےکسی بے سروسامانی مسافرت بعید الوطنی پر دلیر ہوکے تیسرے فاقے بے آب و دانہ مع اہل و عیال شہید کرڈالا اور جہنم کو چلے گئے اور قوت و قدرت قوی الجسہ قد و قامت چہرون بشرون کی وجاہت ملاحت کے معتقد ہونا اِسکا بھی انجام کفر کامل ہے جیساکہ قوم ہنود بت پرستونکی یہان سامان و قوت پرستی جب بڑھی تو شیطان نے بہکایا کہ ادھر اُدھر کیا بھٹکتے پھرتے ہو دیکھو مہادیوجنا تون انسانون دیوزادون مین کیسا بڑا قوی قد آور زبردست ہے اور ساز وسامان بھی اُسکے یہان بہت افراط وافر ہے تو وہ لوگ بیوقوفی کے سبب سے اللہ جل شانہ کو چھوڑکے مہادیو سنگہ اور اُس کے لِنگ کو پوجنے لگے اور جہنم کی راہ سیدھی سنوارنے بنانے لگے اور قیامت تک سنوارتے بناتے آراستہ کرتے چلے جائینگے اور قارون منافق و ابولہب کافر ظاہر ابڑے حسین وجمیل شعلۂ نار کی طرح تھے قارون منافق کے معتقدون طرفدار نے موسیٰ علیہ السّلام کو اذیت پہنچایا و نبوت جھٹلایا اور ابولہب کافر بت پرست کے

معتقدون طرفدارون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مدینہ پہونچایا اور رسالت کو جھٹلایا
وہ لوگ جہنم کے غار گڑھے مین چلے گئے اسیواسطے دین اسلام کی راہ خوب اچھی طرح
جان پہچان کے آدمی کو چلنا چاہیئے دنیا پرست دنیا کے حریص لوگ دنیا کا کروفر دیکھ کے
ساز وسامان کے معتقد ہوتے ہین سواسیطرح سے امیر المشرکین کا ظاہری کروفر زبانی
لاف گزاف دیکھ سنکر کچھ لوگ داخل بیعت ہوکر مستعد بجنگ وجدال ہوئے جب مقابلہ ہوا
لڑائی کی آگ بھڑکتی ہوئی دیکھکر مثل سیماب اُنکے ہوش وحواس اُڑ گئے اور سکھون کے
سامنے سے بخوف جان رفوچکر ہوکر صاف بھاگ نکلے اور جہاد سے بھاگ جانیکی عار
جو کہ گناہ کبیرہ ہے اختیار کی اور اہل پیشاور کے مخالفون سے ملکر مسلمانون کو قتل غارت
کرکے خوب اچھی طرح خاطر خواہ لوٹ لیا جب فوج سکھ کی اُنکی طرف متوجہ ہوئی تو سننے
کے ساتھہی بھاگ کر راہ پنجتار کی لی وہان فتح خان رئیس پنجتار کے سامنے استغفار توبہ
کرکے سُنی حنفی بنکے نذر نیاز کرکے اعتبار جماکے اُنکو شیشے مین اُتار لیا اور کہا کہ ہمارے
پاس حسب خواہ سامان نہین ہے نہین تو ہم سکھون سے خوب لڑین یہ باتین سنکے بخوشی
وہ لوگ رجوع ہوئے اور ادب لحاظ کرنے لگے اور سامان مہیا کرنے کے فکر وخیال مین
ہوئے اور سب افغان تعظیم وتکریم سے پیش آئے اور بیعت کی جہاد پر اطاعت وفرمانبرداری
جیسی کہ چاہیئے ویسی کی اور اپنے ملک کا خراج بھی مصنوعی امیر المومنین جو کہ دراصل
امیر المشرکین تھے اُنکے یہان داخل کرنا قبول کیا اور عامل وحاکم اُنکی طرف سے اپنے
اپنے مکانون پر کرادئے تحصیل وحکم اُنکا جاری کرایا اور مفسدون والون نے جو بیچارے
وہان تھے اپنے گھر کے مال سے عورتون کے زیورون تک بھی دریغ نکیا پس
ایمانداری کا جیسا برتنا کہ چاہیئے بجالائے واقعی افغان کی قوم دینداری کے باب مین
بڑی مضبوط ہین دین کے نام پر اُنکو جان دینا ایسا عزیز ہے جیسا اورون کو جان رکھنا اسماعیل
مشرک منافق مکار ریاکار منطقی فلسفی نجومی جنونی کذاب وہابی نقی اتنی ہی حکومت کا تحمل نکرسکا

آپے سے باہر ہوگیا تظلمات بیجا اور دین جدید کے احکام جاری کردئے اور سید احمد کے نام صلے اللہ علیہ وسلم کا لفظ تجویز ہوا اور سکہ مہر کا یہ ٹھہرا اسمہٗ احمد اور وہ جو کتاب صراط المستقیم مین سید احمد امیر المشرکین کو پیغمبر بنانے کی تمہید کر رکھی تھی اُسکا اظہار شروع کیا اور فقہا وکتب حنفیہ پر لعن طعن تشنیع برملا کرنے لگا اور پٹھانون کے ناموس مال وجان سے تعرض شروع کیا ہرچند معزز آدمیون نے سمجھایا نہ مانا وہ بیچارے نہایت تنگ ہوئے اور مشورہ کیا کہ ہم نے سکھون پر جہاد کے لئے انکو رئیس بنایا اور یہ لوگ جو معاملہ کافرون سے چاہیئے وہ ہمارے اوپر جاری کرتے ہین سکھون کے مقابلہ مین اُس نامردی سے بھاگے اور مسلمانون کے جان ومال پر اسقدر دلیری کرتے ہین اُنکے دین ایمان کا اصلا ذرہ برابر ٹھکانا نہین پورے رکابیے طالب دنیا ہین اِن کو دفع کیا چاہیئے مگر ایک دفعہ اور سمجھا دینا مناسب ہے لیکن اسماعیل امیر المنافقین عزازیل ثانی خارجی ریاکار منطقی فلسفی نجومی غیر مقلد کذاب نے ایک نہ سُنی اپنی زٹرنگ پر سٹری سودائی کی طرح اڑا رہا آخر کو مظلوم مسلمانون نے برافروختہ ہوکر اسماعیل کے ہمراہیون کو جو کہ جہان جہان ظلم وجبر کے ساتھ دین جدید کے احکامات جاری کرانے مین مشغول وآمادہ تھے دشمن دین ایمان سمجھکر ایک مرتبہ سب کو مار ڈالا شیخ خان نے کہا کہ مین اُسی روز سیاہ کے واسطے کہتا تھا کہ حد اعتدال سے بڑھنا اور عقائد باطلہ کے احکام زبردستی ظلم وستم کے ساتھ جاری کرنا اور لوگون کے جان ومال ناموس سے تعرض کرنا مناسب نہین اب کام ہاتھ سے نکل گیا کہ تمام ملک پھر گیا کچھ اِس کا تدارک ہو نہین سکتا مگر تمکو اِس مہلکہ سے بچاکر باہر نکالے دیتا ہون پھر جو کچھ مقدر مین ہوگا ظہور مین آئیگا سید احمد واسماعیل وغیرہ چند آدمی ہمراہ تھے کہ اُس ملک کی حد کے باہر فوراً نکال دئے گئے سید احمد امیر المشرکین واسماعیل امیر المنافقین معہ چند آدمیون کے اپنے سرون پر پیر رکھے ہوئے بے تحاشا بدحواس بھاگے جاتے تھے کہ عین بھاگنے کی حالت مین ایک جماعت وہان پہنچی اور اُن سب کو مار ڈالا کوئی

کہتا کہ سکھ تھے کوئی کہتا کہ پٹھان تھے اُن مین سے کوئی نہ بچا وہ صدمہ یاس وہراس دینی و دنیوی بالیقین مظلوم مسلمانون کے ہاتھ سے اُٹھایا ہے اور سید احمد امیر المشرکین یا کے لوگ جو امت بنے ہین مختلف الاقوال ہین کوئی امیر المومنین اور کوئی امیر المسلمین جانتے ہین اور کوئی کہتا کہ پھر کر آوین گے اور جو وعدے کئے ہین سو سب کو سچ کرینگے اور کوئی کہتا کہ فلانے پہاڑ پر زندہ موجود ہین مگر خلق اللہ کی نگاہ سے چھپے ہین اور جب چاہتے ہین ظہور کرتے ہین اور انھین بشارتین بھیجتے ہین غرض یہ کہ طرح طرح کے خیالات وتوہمات شیطانی کے بھنور مین پڑ کے گمراہ ہو رہے ہین اللہ تعالیٰ سب مسلمانون کو ایسے عقائد فاسدہ وخیالات باطلہ سے بچائے اور ایسون کی صحبت سے دور رکھے

مثنوی شریف حضرت مولانا روم

دور شو از اختلاطِ یارِ بد
یارِ بد بدتر بود از مارِ بد

مارِ بد تنہا ہمی برجان زند
یارِ بد برجان و برایمان زند

صحبتِ صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

یارِ بد چون رست در تو مہر او
ہان ازو بگریز و کم کن گفتگو

بر کن از بیخش کہ گر بر سر زند
مر ترا و مسجدت را بر کند

گرگ اگر با تو نماید روبہی
ہان مکن باور کہ ناید زو بہی

می بلرزد عرش از مدحِ شقی
بدگمان گردد زمدحش متقی

ہر کہ با ناراستان ہم سنگ شد
در کمین اُفتاد و عقلش دنگ شد

بر سرِ اغیار چون شمشیر باش
ہان مکن روباہ بازی شیر باش

تا ز غیرت از تو یاران نگسلند
زانکہ آن خاران عدوِ آن گل اند

آتش اندر زن بگرگان چون سپند
زانکہ این گرگان عدوِ گوسفند

از پے استہزہ آمد در نماز	آن منافق باموافق در نماز
پس چرا د روے مذاق دوزخ ست	گرنہ این نام اشتقاق دوزخست
خاک بر دلداری اغیار باش	رد اشداؤ علے الکفار باش

جاننا چاہیے کہ جو لوگ دین اسلام کو لٹنے و ہلکا کرنے کے واسطے طرح طرح کی چالبازیان
مکر بازیان دغا بازیان فتنہ انگیزیان کرتے ہین تو ان لوگون کو دوزخ کے فرشتے
دوزخ کے پہاڑ پر چڑھائین گے وہ پہاڑ آگ کا ہوگا جب پہاڑ پر چڑھ چکین گے تو
دوزخ نے فرشتے غصے سے انھین ڈھکیل دینگے اسیطرح ہزار برس تک عذاب
رہیگا جب بہت پیاسے ہونگے اور پانی کے واسطے چلائین گے تو ابر معلوم ہوگا اور
اُس مین سے سانپ بچھو برسینگے اور بدن کو چمٹ کر ایسا کاٹین گے کہ جنکی زہر کی سوزش
سے ہزار برس تک روینگے چلائینگے پھر ہزار برس تک پانی پانی کرکے چلاینگے تو ہزار
برس کے بعد فرشتہ دار و غۂ جہنم جسکا نام مالک ہے اُنکو آب حمیم یعنے کھولتا ہوا گرم
پانی جہنم کا پلاویگا جسکے سامنے آنے سے منہ جھلس جاویگا اور منہ کا گوشت اُس پانی کی
گرمی سے گر پڑیگا جسوقت وہ پانی پیٹ مین جاویگا تو انتڑیان کٹکر باہر نکل پڑینگی قولہ تعالیٰ
اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ
يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا یعنے تیار کی واسطے ظالمون کے
آگ اُن کو وہ آگ چارون طرف سے مانند قناتون کے گھیرے گی اور اگر فریاد کرینگے
پیاس سے فریاد کو پہونچائے جاینگے ساتھ اُس پانی کے کہ مانند گلے ہوئے تانبے کے
کہ وہ پانی اُنکے منہ کو بھون ڈالیگا اور مارے بد بو کے دماغ کو سڑا دیگا اور برا پانی
اور بری جگہہ ہے آگ کی اور اگر کھانے کی فریاد کرینگے تو طعام زقوم ملیگا جسوقت کھاینگے
تو دماغ اور منہ سے آگ کے شعلے نکلین گے اور دوزخی اندھے گونگے بہرے ہو جاینگے
کوئی کسی کی فریاد کو نہ پہنچے گا اور تمنا کرینگے موت کی تو اُن کو موت بھی نہ آویگی حاصل کلام

یہ کہ انکو طرح طرح کا سخت ثقیل عذاب ہوا کریگا جاننا چاہئے کہ جن باتون مین حرج
اخراجات محنت مشقت مشکل مصیبت نہین اُن گھناونی باتون کو منافقین لوگ ظاہر
کرکے دین اسلام کی بیخ و بنیاد کو اُکھاڑ دینے کے فکر و خیال مین رہتے ہین اور طرفہ تر
یہ کہ کفر شرک بدعت کو اسلام سمجھتے ہین اور عین دین اسلام کے ارکان کو شرک بدعت
ضلالت بتاتے ہین اسواسطے خود شرک کے مرقع مجسم بنکے شیطان کی طرح خلقت کو
ورغلاتے ہین معاذ اللہ منہا گویا زہر دوا کو ایک ہی مین ملا کر استعمال کرتے ہین
حالانکہ زہر کا اثر مہلک اور دوا کا اثر مفید ہے دوا مین زہر مین زمین آسمان کا فرق ہے
زہر کھانے سے تندرست توانا آدمی مرجاتا ہے اور دوا کھانے سے بیمار لاغر آدمی تندرست
و توانا ہوجاتا ہے دوا زہر کو یکسان سمجھنے والا مہلک جان خلائق ہے اسیطرح حرام
حلال مین فرق ہے حرام ناپاک کثیف زحمت شیطانی اور حلال نعمت حق اور پاک
لطیف رحمت رحمانی ہے دونون کا ایک سمجھنے والا کافر مشرک بدعتی ہے اسیطرح سے
قبور زیارات کا معاملہ ہے کافرون ریاکارون دین اسلام کے دشمنون کا سلسلۂ نار
دار البوار سے ملا ہے اور پیغمبرون اصحابون امامون شہیدون ولیون صالحون مومنون
ایماندارون کی قبرون کا سلسلہ بہار دار القرار سے ملا ہے اسواسطے مردودون مقبولون کی
قبرون کو یکسان سمجھنے والا کافر مشرک بدعتی ہے جو لوگ مجملاً جملہ قبرون کو از راہ تعصب
برا سمجھکے انپر طنز و طعن کرتے ہین وہ منافقین مذبذبین دشمن دین ہوتے ہین حضرات
دانش و بینش کے واسطے بڑے غور و تفکر کا مقام ہے کہ قبور کفار اشرار یا گورستان
یہود نصاری گبر ترسا مجوس آتش پرست یا ہنود کا مرگھٹا سمادا و راستھان بتان یا
گورستان منافقین جیسے قارون و قارونیان اور یزید و یزیدیان اور دشمنان
نافرمان عزیز الغفار و حضرت سید الابرار و قبور دشمنان حضرات چاریار اصحاب کبار
و ازواج مطہرات و اہل بیت اطہار کی و قبور دشمنان دین اسلام و جملہ مقبولان

عالی مقام کی یا قبور خارج الاسلام بہتر فرقے منافقین غیر مقلدین کی ان قبرون گورستانون
پر قہر الٰہی نازل رہتا ہے اور عذاب عقاب کرنے والے قہاری فرشتے ہوتے ہین
اُنکی خبیث ارواحین و پلید ہمزاد پریشان و پراگندہ منتشر ہوکے پھڑکتے پھڑپھڑاتے
پھرتے ہین جو کوئی ایسی جگہ جاتا ہے تو وہ ایسے لپٹ جاتے ہین جیسا کہ پانی مین ڈوبتا
ہوا آدمی جس کسی کو پاتا ہے خوب جکڑ کے پکڑ لیتا ہے اسیطرح وہ لوگ پکڑ لیتے ہین
اور دیوون جنون خبیثون بھوتون پلیدون ڈینتون ڈائنون چڑیلون جادوگرون
بدباطنون مردون عورتون کی ارواحون کا ذخیرہ مجمع ہوتا ہے اور زمینون آسمانون
چاند سورج ستارون پہاڑون دریاؤن درختون کی طرف سے اُن پر لاحول ونعوذ
باللہ منہا کی پکار و آوازہ ہمیشہ ہر وقت دن رات ہوتا رہتا ہے جو کوئی ایسی منحوس جگہ جاتا ہے
تو ظاہری باطنی ہزارون طرح کی خرابیون مین گرفتار ہوکر پریشان ہوجاتا ہے وہان
شیطانون کافرون منافقون فاسقون چورون ٹھگون ڈاکون نشہ بازون
جوار یون زناکارون نشہ بازون بدکارون ظالمون جابرون خونیون ستمگارون
سودخوارون رشوت خوارون مخالفون غابنون غاصبون مکارون سرکشون
جادوگرون بدباطنون اشرارون ہیجڑون گنڈیون بھڑوون زہر دینے والون زہر
کھانے والون خودکشون مردون عورتون کی ارواحون ہمزادون کا ذخیرہ مجمع
رہتا ہے ایسے کارکردار والون کے ہمزاد انسان کے جان و مال عزت و آبرو عیش
و آرام سب کے خواہان ہوتے ہین اور بے ساختہ شیرون اژدھون کی طرح
لپٹ پڑتے ہین اور ہلاک کرکے جہنم کی طرف کھینچ لیجاتے ہین کیونکہ ایسے مُردون کی
قبرونکا سلسلہ نار جہنم سے ملا ہے اُنکی قبرون مین سانپ بچھو مکھی مچھر بھڑین گرزونکی مار گرمی
آگ بدبو وغیرہ ہر قسم کے عذاب سے بھری ہوئی رہتی ہین اُن قبرون کی کھڑکیان
موکھے دروازے جہنم کے سلسلون سے ملا کر بنائے جاتے ہین و ہبدم ہر طرح کا

جہنم کا عذاب چلا آتا ہے اِسواسطے ایسے لوگون مذکورہ بالا شیخ سدّو زین خان گلابی شہزادے
کالکا کسہا عورتین چاریان شیطان خبیث ایسے لوگون کی نذر نیاز کرنا اللہ کا قہر ہے اور
تہوار ہولی دوالی دسہرا جتیا چھٹھ برنا پیالہ ہوم کنہیا کا جنم وغیرہ کرنا یا درگا دیوی کالی بھوانی
کالکا کا جھٹکا تاڑی شراب بھنگ دلبھ اگانجہ چرس چانڈو مدک افیون وغیرہ حرام چیزون کو
خبیث ارواحون پر دفالیون سے نذر نیاز دلوانا اللہ کا قہر و حرام مطلق ہے جنت کی
راہ چھوڑ کے جہنم کی راہ کا سلسلہ جوڑنا ہے اور ایسی خبیث باتون پر یقین لانیوالے
زحمت مچانے والے انسان کی صورت مین شیطان ہین اور جو لوگ ایسی شیطانی مردود
نذر نیاز کے حوالے کا سلسلہ اُٹھا کے رحمانی مقبول سچی نذر نیازون کو رد کرتے ہین اُنپر
خدا کی پھٹکار ہوتی ہے اور جو لوگ رحمانی مقبول اور شیطانی مردود نذر نیازون کو شامل
حال کر کے یکسان سمجھتے ہین وہ لوگ کافر مشرک بدعتی ہین اللہ کا اُن پر قہر ہوتا ہے
اور حد اعتدال کا راہ رستہ چھوڑ کے افراط تفریط مین پڑے ہین درمیانہ سیدھا صاف
سچا راہ رستہ مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ و سلطان المعظم کے یہان کا سندی امتحانی علما کا مسئلہ
فتوی تمام عالم کے واسطے کافی و وافی ہے اُسکو چھوڑ کے مقبولیت کی راہ راست
بھول کے طلب دنیا کے ساتھ شیطانی وسوسون مین بھٹکتے پھرتے ہین یا فاسق و
فاجر لوگ اپنے فسق و فجور کا سامان کمانے کے واسطے جھوٹی قبرون کے نشان
بنا کے میلہ جماتے ہین اور بھنگی مہتر چار ہیجڑے بھڑوے اُس میلے مین شہنائی نقارہ
بجاتے ہین اور بھڑوے چھنالین ہیجڑے گنڑیے مخنث خوجے بدفعل بدافعال زنخے
زنانے بدنظر بدنیت زناکار چوٹے گرہ کٹ جواری نشیلے بدکار مردون عورتون کا جمع ہو
اور وہان جوا نشہ زنا اغلام کا چرچا ہونے لگے اور گالی گفتہ ہنسی ٹھٹھا مذاق تمسخر ہوا
کرتے ہین اور حرام کی کمائی کے خیال مین لوگ موجود رہتے ہین ایسے لوگون پر اللہ
کا قہر ہوتا ہے یا وہ لوگ جو بزرگون پر بہتان لگا کے میلہ لگاتے ہین جیسے شہداء اللہ

سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ یعنے حضرت غازی میان کہ آپ نے اللہ کیواسطے اپنا گھر بار وطن چھوڑ کے اپنا جان و مال مٹایا اور تخمیناً پونے پانچ کڑوڑ بت پرستون کومارا ہے مگر یہ کہ بدکار دغابازی لوگ کمانیکے واسطے جاہلون فاسقون کے درمیان جھوٹے خواب بیان کرکے اور اُن کو ہر طرح سے ورغلان کے راہ ضلالت پر مستعد و آمادہ کرتے ہین کہ حضرت جھنڈا نشان بنانے مین راضی ہین بانس مین لال سفید کپڑے لپیٹ کر اور جنگلی گاے کی دم کے بالون کا سربنا کے بانس کو کھڑا کرکے تاڑی شراب کے نشہ مین چور و مخمور و بدمست ہوکے بے طہارتی کے ساتھ فحش ہذیان بکتے اور ربانہ بجاتے ناچتے نچاتے پھرتے ہین اور شہدا ء اللہ کی ارواحون کو صدمہ پر صدمہ پہونچاتے رہتے ہین اور اُنکی شان عظمت کو چھوڑ کے اہانت حقارت کا سامان دکھاتے پھرتے ہین اور ذوی الاحترام ماہ محرم الحرام ایسے خیر و برکت کے مہینے مین حضرت سید الشہداء و الصالحین سلطان الصابرین امام العالمین حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی نسبت کسبیان پتوریان کنچنیان بھڑوے گوَیّیے ہیجڑے گنڑیے زنخے زنانے زبردستی ظلماً بہتاناً بنا وری جھوٹے خوابون کی گپین اُڑاتے پھرتے ہین کہ فلانی فلانی پتوریا نوچی نائکہ شتاہرجائی حرافہ علامہ نے خواب دیکھا ہے کہ میرے یہان رات خواب مین حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے تھے آپ کا نورانی چہرہ سبز عمامہ اور کل لباس سبز پوشی کا تھا اور آپ نے تاکیداً فرمایا کہ کیون ری فلانی ہرجائی حرافہ تو اپنی خرچی کی کمائی کا تعزیہ ضریح تابوت نہ بنائیگی اور علم شدہ نہ نکالے گی اور دھوم دھام کی محفلین نہ کریگی اور شربت شیرینی پلاؤ بریانی حلوا فیرینی لوزیات لوگون کو نہ کھلائیگی بس اس منگھڑت جھوٹے خوابون کو یارون آشناؤن کے سامنے پیش کیا کہ مین نے ایسا خواب دیکھا ہے اور حضرت کے سبب سے یہ ہدایت ہوئی اب تم لوگ جلدی چوری چماری مکاری عیاری دغابازی فقرہ بازی چالبازی جھانسے بازی سے روپیہ پیسہ لاکے جمع کرو تاکہ

یہ مجلسون کے خرچ کا سامان موجود ہو بس اکثر یار آشنا جو جادو ٹونے کے زور سے
ست مارے وحواس باختہ ہوتے ہین جو اُنکی پتوریا نے جھوٹ سچ کہا اُنھون نے یقین
کرلیا اور جس طرح سے چاہا اُسکا حوصلہ پورا کرنے کی کوشش پیروی مین رات دن
لگے رہے اور یہان پتوریا کی جو عادت قدیمہ اور دغا بازی اصلی ہے وہ اُسمین مشغول
ہوئی یعنے فرصت موقع پا کے رات بھر نوبہن نوجوان نکیلے چھپے یارون حاضر باش
خدمتگارون سے خوب جی بھر کے منھ کالا کیا باین حوصلہ کہ اُنکے بدن کا جوہر کھینچ لیا جائے
تو رنگ روغن بڑھے اور کچھ صورت خاطرخواہ حرام کمائی کی نکلے وہان وہ لوگ مت مارے
عزت دار لوگون کی خوشامد برآمد مین لگے رہتے ہین کہ آج جلسۂ تقریب ہے یا عید ہے
یا میلاد خوانی ہے یا مجلس ہے یا اور کچھ ہے غرض ایسی مجلسون مین کچھ لوگ شریک
ہوجاتے ہین اور خواہ مخواہ حرام کی کمائی کا حصّہ واجورہ لینے کے واسطے گرے پڑتے
ہین اور ذرہ پرہیز نہین کرتے غرض ایسے مکروفریب سے خوب گھوراگھوری ہوتی ہے
حاصل کلام یہ کہ برے بدلوگون کی نیکی کے تہ مین بھی بہت بڑی گہری خبیث برائی
ہوتی ہے اِس سبب سے اُن لوگون پر اللہ کا قہر ہوتا ہے اور حضرت کی بددعا ہوتی
ہے اور جو کوئی کسبی پتوریا کسی رئیس راجہ نواب صوبہ امیر امرا کے پاس رہ پڑتی ہین تو
اُنکو نجاست گنڈ گوہ ملا کے جادو ٹونا کرتب وغیرہ کر کرا کے اُنکی عقل سلیم کو اندھا اوندھا
کردیتی ہین اور اُنکے بھائی برادری خویش کنبے کے لوگون اور خالص دوست آشناؤن
غمخوارون وفادارون مردون عورتون کو برابد کار دشمن بے اعتبار بنا کے ہڈی سے
گوشت جدا کروادیتی ہین اور شہر کے رئیسون شریفون کے گھرون کی بہو بیٹیان مرنے
کھپنے اور شرم ولحاظ غیرت والیان اشراف زادیان عفت عصمت عزت والیان اُنکی
غیبت بہتان ہجو اہانت کے طور پر حکائتین شکائتین اپنے یارون آشناؤنکے سامنے
ٹھنک منک کے روکلپ کے ٹھنڈی سانسین کھینچ کے سسکیان بھر کے مہین آواز

کے ساتھ ترسناک صورت بناکے آنسو بہاکے بیکسانہ طور پر آداب ولحاظ کے ساتھہ
کرتی ہین کہ سننے والے کی سمجھ مین خوب اچھی طرح سے آجائے اور یقین کامل ہوجائے
کہ گھر مین بیٹھنے والی اشراف زادیان پلّے درجے کی بدچلن بدتمیز بدزبان بدسلیقہ
بیہودہ بے وفا ہین اور یہ ہماری پتوریا مدخولہ داشتہ پلّے درجے کی عالی خاندان شریف
نیک چلن مہذبہ تمیزدار باسلیقہ نیک کار وفادار ہے بس اِسیطرح سب کو بدبرا بناکے
آپ اچھی وسچی بنکے دربار والون پر خوب ظلم وستم کرکے ڈراؤ دھمکاؤ دباؤ ڈالتی ہے
اور ہرطرح اپنا قبضہ قابو رکھتی ہے اور اپنی برائی وعیب علت کی تہ چھپانے کے واسطے
کبھی بیمار مریضہ بنجاتی ہے کہ یہان درد ہوا وہان درد ہوا یہ غشی ہوئی وہ غشی ہوئی اب
دم نکلا تب دم نکلا حکیم لوگ روزانہ نبض قارورہ دیکھ کے نسخہ لکھ رہی ہین اور مالک
کوٹ بیس چھان کے دوائین پلارہے ہین اور سخت تشویش وحیرانی مین پڑے ہین
اِدھر گھر والون کا یہ حال اُدھر پتوریا تمیزہ کی طرح منہ کالا کرنے کی موقع جوئی ہورہی ہے
کبھی آسیبون کی تہ مین مکر کا جال پھیلاتی ہے کہ دیو جن خبیث پلید آئے یا جادو ٹونا
سحر پریان ولی شہید آئے یا شہیدانِ کربلا خواب مین تشریف لائے غرض ایسے حیلے
بہانے سے محفلین مجلسین آراستہ کرکراکے اُس حرام کی کمائی کا حصّہ اجورہ اکثر
حاضرباش لالون کٹنیون یا جو کچھ مت مارے مجلس کے شامل ہونے والے ہین اُنکو
دیکر اپنی بدی برائی کی تہ چھپاتی ہے اہل محفل مین چرچا ہونے لگا کہ واہ واہ سبحان اللہ
وصل علی کیا کہنا کہ بی بی صاحبہ ایسی پاک پارسا ہین کہ حضرت کی بشارت سے مولود
شریف وغیرہ یا مصائب کربلا کی مجلس محفل کرکے اُس مین ایسے بڑے وعمدہ تحفے دودھ
شربت چاے قہوہ پلاؤ بریانی فیرنی شیرینی وغیرہ کے تقسیم کیے زبانین چٹخارکے لذتین
لیلیکے تعریفین توصیفین کرنے لگتے ہین اور وہان اُس پتوریا بی بیگم صاحبہ کے
رات بھر منہ کالا کرانے کی بدحالی کی وہ شیرینی مٹھائی ہوتی ہے ایسے مکروفریب کے

خوابون کا اظہار کرنے مین تمام بدیون برائیون کی پردہ پوشی ہوئی اور پاکی پارسائی کا اظہار وشہرہ وآوازہ ہوا اور مست مارے یارون آشناؤن کے نزدیک خراچہ وصرافہ ٹھہرین اور انھون نے جانا کہ اسکا خرچ بڑے دریادلی کے ساتھ ہے خرچ حوصلے کے موافق دیا لیا کرو اور جگہ زمین جائداد موضع علاقہ لکھ پڑھ دو تاکہ یہ آسودہ حال رہے غرض ایسے لوگون کی مجلسون محفلون مین شامل ہونے سے اور حرام کی کمائی کے حصون اجورون سے مسلمانون سنیون حنفیون کو بہت پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ بدون بدکارون کی مکاری کا تقوی طہارت قول قسم توبہ استغفار کا ہرگز ذرہ اعتبار نہین جو لوگ دینداری کی ٹٹی مین عزت آبرو اعتبار پیدا کرنے کا خیال کرتے ہین اُن لوگون کا دل نہایت سخت وسیاہ ہوجاتا ہے اور اللہ کے قہر مین گرفتار ہوکے دین ودنیا برباد کرتے ہین دین ایمان کی راہ مین جان مال عزت آبرو لٹانے مٹانے سے ایمان پیدا ہوتا ہے اور دل روشن ومنور ہوجاتا ہے ایماندار ونکو غور کرنیکی بات ہے کہ آپ کو کیا غرض پڑی ہے کہ حرام کارون حرام خوارون کسبیون پتوریون کو خواب دکھلادین اور خرچی کی کمائی کی محفل مجلس شربت شیرینی فیرینی پلاؤ زردہ کھلانے پلانے اور علم شدہ سپر تربت تعزیہ ضریح بنانے کو فرمادین حضرت ان کارکردار سے ہرگز راضی نہین آپ سید الشہدا ہین آپ کے بڑے درجات عالیہ ہین چنانچہ جامع ترمذی مین حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الحسن والحسین شباب اہل الجنۃ یعنے حضرت امام حسن وامام حسین دونون سردار ہین جوانان بہشت کے حضرت ابن عساکر وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحَبَّھُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ یعنے جس نے دوست رکھا حضرت امام حسن وامام حسین کو تحقیق کہ دوست رکھا اُسنے مجکو اور جس نے بغض رکھا ساتھ حسنین کے تحقیق [illegible]

اُس نے بغض رکھا مجھ سے تو مسلمانون کو لازم ہے کہ جس کار کردار سے حضرت
سید الشہدا راضی وخوش ہون اور ہم لوگون کو ثواب بے انتہا اور بہبودی کونین حاصل ہو
وہ کام کرنا چاہیے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی روزہ رکھے دن عاشورہ کے
ماہ مبارک محرم مین دیا جاتا ہے اُسکو ثواب دس ہزار فرشتون کا روایت ہے کہ جو
کوئی روزہ رکھے دن عاشورہ کے محرم مین دیا جاتا ہے ثواب دس ہزار شہیدون کا
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی عاشورہ کے دن یتیم کے سرپر
ہاتھ رکھیگا تو دیویگا اللہ تعالےٰ قیامت کے دن بمقابلہ ہر بال یتیم کے جو اُسکے سر مین
ہین درجے جنت مین اور جو کوئی افطار کراوے روزہ مومن مسلمان کا شب عاشورہ
مین پس گویا افطار کرایا اُسنے تمام اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور جو کوئی شب عاشورہ
مین روزہ دار وغیرہ کو کھانا کھلاوے گویا تمام امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا کھلایا
اور سیر کیا اُنکے شکمون کو عرض کیا صحابہ نے فضل اللہ کا دن عاشورہ کے
اوپر تمام دنون کے ہے فرمایا حضرت نے کہ ہان پیدا کیا اللہ تعالےٰ نے آسمانون
پہاڑون دریاؤن کو دن عاشورہ کے اور پیدا کیا قلم اور حضرت نوح وحضرت
آدم علیہما السلام کو دن عاشورہ کے اور داخل کیا حضرت آدم علیہ السلام کو
دن عاشورہ کے جنت مین اور پیدا ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام عاشورہ
کے روز اور فدیہ دیا گیا بدلے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے دنبہ عاشورہ
کے دن اور غرق ہوا فرعون اور فتح پائی موسیٰ علیہ السلام نے عاشورہ کیدن
اور دفع ہوئی بلا ایوب علیہ السلام کی اور قبول ہوئی توبہ آدم علیہ السلام کی عاشورہ
مین اور قیامت کا دن بھی عاشورہ کے روز ہوگا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو کوئی روزہ رکھے دن عاشورہ کے لکھتا ہے اللہ تعالےٰ واسطے
اُسکے ثواب ساٹھ برس کے روزہ رکھنے کا اور دیگر ثواب ہزار شہیدون کا اور

عاشورہ کے روز بیمار کی بیمار پرسی عیادت کرنے سے ایسا ثواب ہے جیسا اُسنے
تمام اُمت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے عیادت کی

نظم

تونیک کام کیا کر بروز عاشورا — فضیلتین بہت اسکو خدا نے کی ہین عطا
کہا نبی نے کہ رکھے جو روزۂ عاشور — تو ایک سال کے اُسکے گناہ ہون مغفور
اور جو کہ ننگے کو للہ دیوے گا کپڑا — عذاب حشر سے مولا اُسے بچا دیگا
پکاوے زائد و بہتر طعام عادت سے — کھلاوے اہل و عیال ور دوست کو اپنے
یہ توسعہ کرے اُس روز جو کہ ہے سنت — ہو ایک سال بھر تک گھر مین وسعت و برکت
کرین تلاوت قرآن اور صدقہ و خیرات — ثواب روح پہ شہدا کے بخشین صدق کیساتھ
کر ایسے معظم دنون مین نہ کچھ بدعات — حرام اور کبیرہ گناہونکے حرکات

مگر افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے بعض سنی حنفی بھائی مسلمان ناواقف جہال ایسے ماہ مبارک کے معظم و مکرم دنون مین اپنی خواہش پرستی مین حکومت کے ساتھ چندہ تحصیل کرتے ہین کوئی دے تو خیر ہے نہین تو زمرۂ جماعت برادری کے باہر کرکے طرح طرح کی تکلیفین پہنچاتے ہین اور اُس پیسے سے تعزیہ ضریح تابوت علم شدہ بنا کر بجسب اہتمام نکالتے ہین جسکی اصل قرآن و حدیث فقہ اُصول مین کہین کچھ نہین اور ایسے حزن و ملال کے ایام مین اپنی حلال کمائیون کو حوصلے کے ساتھ باجا گاجا تماشہ تاشہ ڈھول ڈھمکار روشن چوکی شہنائی نقارہ ڈگڑ طبلہ طنبورہ والون کو دیکر برباد کرتے ہین پھر اُس سے بھی بڑھکر بعض گمراہ ایسے روپیہ پیسے کا تاڑی شراب بھنگ دلبہرہ مدک چانڈو چرس کوکن افیون گانجہ وغیرہ نشہ کھا پی کے احتلام جنابت کی ناپاکی نجاست کے ساتھ بے طہارت بے غسل بے وضو بے حجاب حدث کو زاُڑاتے ہوئے ہنسی ٹھٹھے مذاق فحش کے ساتھ غیر محرم عورتون سے آنکھین لڑاتے گالی گفتہ اول فول فحش کلام بکتے ہوئے تعزیہ سپر علم شدہ وغیرہ کے ساتھ شہر مین

گشت لگاتے پھرتے ہین بلکہ تعزیہ سپر وغیرہ کے ذریعے سے اپنے گھر مین اندر باہر دروازے کی رونق اور عزت دری سمجھتے ہین اور محرم کے ذریعہ وسیلے کے چندہ روپیے پیسے سے تیلی تنبولی نقارچی طبلچی مشعلچی ڈھاڑی بھڑوے گویئے وغیرہ لوگون کی پرورش وخیر خواہی ہوتی ہے اور جن سادا تون کا حق مال غنیمت سے پانچوان حصہ بطور نذرانہ کے ہوتا ہے وہ لوگ منھ دیکھتے رہتے ہین سیدانیون کے کپڑے پھٹے پرانے ہین بیچاریان فاقہ کر رہی ہین لڑکیان شادی بیاہ بغیر بیٹھی ہین مکانات ٹپکتے ہین سادات لوگ بیکاری بے روزگاری کے سبب لاچار ہو کے قرض دار ہو رہے ہین کوئی اُنکو پوچھتا نہین اور رانڈ بیوہ یتیم بوڑھے بیمار لنگڑے لولے اپاہج مسافر بے وطن اندھے نادار مقروض سادات اور اصحابون امامون ولیون مقبولون کی آل اولاد منھ دیکھتے ترستے رہتے ہین اُنکا کچھ خیال لحاظ نہین حاصل کلام یہ کہ خواہش پرستی مین جو جی چاہا کرتے ہین بھلا برا کچھ پہچانتے نہین کوئی تو سیاہ کپڑا پہنتا کوئی چلاتا ہے یہ سب بے صبری کی علامتین ہین جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ نہین ہے وہ شخص مجھ سے جو گال نوچتا گریبان پھاڑتا واویلا وامصیبتا کہتا ہے حق تعالے نے فرمایا ہے وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اور تم مدد چاہو صبر اور نماز سے اصحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ صبر اور صلوٰۃ سے مدد مانگنے مین کیا فائدے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کے اوپر ایک پل رکھا جاے گا جسکو صراط کہتے ہین آتش کے گرز داہنے اور بائین طرف سے فرشتے مارینگے جو شخص نمازی اور صابر ہے اُسکی نماز سیدھی طرف اور صبر بائین طرف آڑ ہو جائین گے اور جو کہ نمازی اور صابر نہین اُسکے دونون بازو آتش کے گرز کھاوینگے پس پلصراط سے گذرنے کے واسطے نماز اور صبر سے مدد مانگنا چاہیے حدیث شریف مین آیا ہے کہ نوحہ کرنیوالی عورت جنت اور دوزخ کے درمیان قطران کا کپڑا گرم ناری پہنے ہوئے

منھ پر آتش کی گرد لپٹی ہوئی قیامت مین کھڑی رہیگی زبانیہ فرشتے اُسکی میت کو
لاوینگے حق تعالےٰ اُسکے تن مین روح پھونکیگا وہ اُس عورت کے سامنے لبنی
پڑی رہیگی تب زبانیہ اُس سے کہینگے جیسا تو نے دنیا مین نوحہ کر کے دھوم مچائی
تھی ویسا اب بھی ماتم کر۔ وہ عورت کہیگی آج رونے کو شرم آتی ہے زبانیہ دوزخ
کے عذاب کرنے والے فرشتے کہینگے اے ملعونہ دنیا مین نوحہ سے کیون
نہین شرمائی تھی حق تعالےٰ اُس نوحہ کو سُنے گا کیا نہین جانتی تھی پس اُس عورت
کی ہر بات پر اُس میت کے ہاتھ پاؤن لرزینگے اور وہ میت کہیگی افسوس میرا
کیا گناہ زبانیہ جواب دینگے تو نے مرنے سے آگے اِس عورت کو ایسے فعل سے
کیون نہین دور کیا پس یہی تیرا گناہ ہے تب زبانیہ اُسکو ایسا مارینگے کہ اُسکا ایک
رویان بھی باقی نرہیگا اور اُسکے تمام اعضا اُڑ جائینگے تب فرشتے کہینگے تو تو بڑا عزیز
اور پیارا تھا سو اُسکا مزہ چکھ اگر کوئی عورت اپنی میت پر کہیگی افسوس تیرے بعد
یتیمون کا مددگار کون ہے یا ہم بیوہ بیکسون کا والی کون ہے اُسکا عذاب بھی ویسا
ہی ہے جب مارسے اُسکے روئین اُڑنے لگین گے تو وہ ایک چیخ ایسی ماریگی جس سے
تمام خلق رودیگی ایسے عذابون کے بعد گر نیک ہے تو بہشت ہے اور اگر بد ہے تو
دوزخ مین داخل ہوگی اور نوحہ کرنیوالی عورت کو آتش کا پیرہن آتش کا ٹوپ
آتش کی نعلین پہنا کر آتش کے ہتھیار سے مارینگے زبانیہ کہینگے اے معلونہ اِسطرح
خوار خستہ ہونے کے واسطے جو تو حق تعالےٰ سے دنیا مین جنگ کرتی تھی یہان اب
بھی ویسا ہی جنگ کر اور کہیگی واویلا واحزناہ پس وہ عورت اور جو کہ اُسکے نوحہ کرنے پر
راضی تھے وہ سب اوندھے منھ قید کئے ہوئے دوزخ مین جاوینگے نوحہ کرنیوالون
کو دوزخیون کے داہنے بائین طرف دو صف کر کے حق تعالیٰ کھڑا کریگا تو کتوں کے
مانند رووینگی نقل ہے نوحہ کرنیوالی عورت پراگندہ پریشان گرد آلودہ خارش کا

پیرہن پہنے ہوئے لعنت کی چادر اوڑھے ہوئے بدبو کی ازار پہنے ہوئے ہاتھ سر پر
رکھے ہوئے واویلا مچاتی ہوئی افسوس کرتی ہوئی اپنی قبر سے اُٹھیگی اُسکو کھینچ لیجانیوالا
فرشتہ کہے گا آمین یعنے تجھے ایسا ہی ہونا سزاوار ہے شور کرکے رونا اور میرا وسیلہ
اور میرا پالنے والا کہان گیا اور اسیطرح کی بات بیان کرکے رونے چلّانے کو
نوحہ کہتے ہین حدیث شریف مین آیا ہے حق تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے نوحہ کرنیوالی عورت
پر اور اُسکے نوحہ سے راضی ہوکر سننے والون پر اور جھوٹ بولنے والون پر اور زبان درازی
و کلام سے ایذا اور رنج دینے والون پر اور بیجا قضیہ و جھگڑے مین بلند آواز کرنیوالون پر
نقل ہے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص نے پوچھا کہ پیغمبر کے زمانے مین مہاجرین
اصحاب کی عورتین یہ فعل کرتی تھین یا نہین آپ نے فرمایا خداے عز و جل کی قسم ہے
کہ نہین کرتی تھین ایک عورت کا باپ بھائی بیٹا فی سبیل اللہ تینون مارے گئے تو
وہ عورت روتی ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے پوچھا تو کیون
روتی ہے کہا میرا باپ بھائی بیٹا شہید ہوئے حضرت نے فرمایا صبر کر کہ تیرے لئے
جنت ہے اُس عورت نے جب حضرت سے یہ بات سُنی پھر عمر بھر کبھی نہ روئی اور
اِس زمانے کی عورتین منھ نوچتی گریبان پھاڑتی بال نوچتی شیطان کا گانا گاتی ہین
جیسا کہ حکایت ہے ایک ولی اللہ فی سبیل اللہ ایک قبرستان مین قبر کھودتے تھے
اور قل ہو اللہ کی سورت پڑھ پڑھکر بخشا کرتے تھے ایک روز کسی پرہیزگار کا جنازہ آیا
اُسکو دفن کرکے رات کو اُسی قبرستان مین سو رہے وہ جمعہ کی رات تھی وہ ولی اللہ
خواب مین کیا دیکھتے ہین کہ قبرین سب پھٹکر اہل قبور باہر حلقہ باندھکر بیٹھے ہین اور
بہت ہی خوشی مین ہین اتنے مین آسمان سے تھوڑے طبق الوان نعمت کے سبز
سندس کے سرپوش ڈھانپے ہوئے اترے اور ولی اللہ نے نزدیک جاکر السّلام
علیکم کہا اُن سب نے وعلیکم السّلام اے ولی اللہ مرحبا خوب آئے ولی اللہ نے فرمایا

تم مجھے جانتے ہو اُن سب نے کہا پروردگار کی قسم ہے اِس قبرستان مین ہم جب تمہاری نعلین کی آواز سنتے ہین تو قل ہو اللہ کا ثواب پاتے ہین تمکو قسم ہے رب العزت کی کہ قل ہو اللہ کا پڑھنا ہرگز موقوف مت کرو کیونکہ ہم اُس سے رحمت پاتے ہین ولی اللہ نے پوچھا یہ طبق کیسے ہین اُنھون نے کہا کہ ہمارے دوست عزیز جو دنیا مین زندہ ہین سو ہر جمعہ کی رات کو یہ ہدیہ تحفہ نذر نیاز خیر خیرات فاتحہ درود کا بھیجتے ہین اور ایک جوان کو دیکھا کہ اپنی قبر کے کنارے ہاتھ پاؤن مین طوق زنجیر پہنے غمگین بیٹھا رو رہا ہے ولی اللہ نے پوچھا اے جوان تیری کیا حالت ہے اُسنے کہا جسکی مان میری مان کے مانند ہو اُسکا یہی حال ہوگا کہ میرے غم مین وہ دروازے کو کالا رنگ لگائے ہے اور رات دن نوحہ ماتم چھاتی پیٹنے رونے چلانے پر قائم ہے اِس لیے میرا یہ حال ہوا ہے تمکو قسم ہے پروردگار کی کہ صبح کو میری مان کے گھر جا کر میرا احوال کہدیجیے اور رونا چلانا موقوف کروائیے اور میرے نام پر خیر خیرات فاتحہ درود کرنیکی تاکید فرمائیے وہ ولی اللہ نے فجر کو اُسکے کہنے کے موافق اُسکی مان کے گھر جا کر اُسکا پیام پہنچا دیا اور اللہ کے غضب و عذاب سے ڈرایا تب اُس عورت نے توبہ کر کے ماتم نوحہ وغیرہ سے ہاتھ اُٹھایا اور دروازے کی سیاہی دھولی صبر اختیار کیا اور ایک تھیلی دینارون کی ولی اللہ کے حوالے کی کہ خیرات نذر نیاز فاتحہ درود کرین غرض دوسرے جمعہ کی رات کو اُن ولی اللہ نے پھر ویسا ہی خواب دیکھا تو وہ جوان بہت آسودگی سے خوش و خرم ہے اُنکو دیکھتے ہی بڑی خوشی سے کہا جزاک اللہ مجھپر بڑا احسان کیا اب میری والدہ کو میرا سلام پہنچا کر کہو اب مینے نجات پائی اب جنانون مردون عورتون کو لازم ہے کہ ہر شادی غمی مین گناہونکے کامون سے پرہیز کرین اور جو طور طریقہ سیدھا سچا مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے علماؤن فقراؤن مشائخون صالحون ساداتون کا موافق قرآن حدیث سنت فقہ اُصول کے ہے آسپہ

عمل کرین اور خلاف شرع افعال جو ناقص فہم جہال خواہش پرستی مین کر رہے ہین اُس سے بہت دور ہین جیسا کہ کتاب فقہ المبین کی نظم سے ظاہر ہے۔ نظم

رسم تابوت کی کرتے ہین مبہوت
خدا انکو کرے گا حشر مین بہوت

نبی کی آل کی کرتے ہین تحقیر
یزیدیون کی کرین تعریف و توقیر

اُسے اپنا مربی کر پڑے ہین
اُسی کی پیروی مین گر پڑے ہین

اُسیکی فتح کے مداح ہین بھاٹ
اُسیکی فوج کے کرتے ہین کی ٹھاٹ

دریغا کیا کیا ہے وہ شمر شوم
نبی کی آل کو کیا جگ سے معدوم

بنا تابوت جون بت کرکے زینت
کرین جھک جھک سلامان باعقیدت

کرین عاشور خانہ ماتم آباد
ولیکن فی الحقیقت عیش برباد

رکھین تابوت اُن مین کرکے سنگار
مگس رانی کرین اُسکی وہ بدکار

پیچھے مانگین ہین ہمکو پوت آوے
ترقی رزق ہو دولت دکھاوے

دیکھو تابوت کو کیا مانتے ہین
اماموں سے بھی افضل جانتے ہین

دیکھو دل سے بھی اُسکو پوجتے ہین
اگرچہ معصیت بھی بوجھتے ہین

اہانت کی بیاضون کو وہ کھولین
اماموں کی ہزیمت اسمین بولین

بہت بدمست ہو کر جاتے جاتے
جہالت سے آپ مین نہین سماتے

دیکھا دیکھی آپس کو پیٹتے ہین
گریبان چاک کر کر کوٹتے ہین

ولے دل مین کسی کے تو نہین درد
بہت جھوٹے ہین حشر مین ہونگے رو زرد

سیہ رو کل کو محشر مین چلین گے
یزیدی ویل مین سب تل ملینگے

یہ بدعت کھیل کی ہے اور خوشی ہے
فاما فی الحقیقت دین کشی ہے

اسی بدعت سے کل ہو دینگے وہ خوار
خجالت سے سبھی ہو دینگے فی النار

تمسخر آل کا ہوتا ہے سارا
شیاطینون نے سارا دین بگاڑا

بنا ماتم سرا کرتے ہین عشرت — کرا سرافان دکھانے ہینگے ہمت
بلاوین رام جھنا چھوکرے گائین — زٹل خوانیان قصے اور مرثیہ گائین
مٹھائیان دودھ پیڑے اور بتاسے — منگا پکوان کھانے کے ہین خاصے
سموسے برفیان کھاجے منگاوین — ضیافت کرکے دولتمند کھاوین
مساکین کو جو کچھ دادین تو احسان — غریبون کو نہ جانین ہین وہ انسان
پیچھے تابوت کو رستے پھراوین — اُسے لاتون سے توڑین اور دباوین
یہ دس دن عیش کو ماتم کہے ہین — فساد و فسق و فاجر کر رہے ہین
کسی مذہب مین یہ جائز ہوا نہین — سنی اور شیعہ مین بھی روا نہین
بٹھاوین حافظان تو عین حسنات — کراوین ختم قرآن اور خیرات
لٹا دین خلعتان کھانے کھلاوین — زرِ سِ خیرات سے وہ بیش آوین
ثنا صلوات مین مشغول ہووین — اماموں کے لئے دن رات روین
یتیمون بیوؤن کو بھی کھلا دین — ثوابان اجر کے حق پاس پاوین
یہ نیکی اُنکے دل کو نہین ہے بھائی — فضولی اور شقاوت اُنپہ چھائی
یہ حسنات اُنکے گر دل بیچ آتے — رہ حق چھوڑ کے کیون سیئات جاتے
وبال اُنپر پڑیگا ویل درکات — عذابان سخت پاوین روز حشرات

نظم مولانا حافظ الحاج شاہ عبدالحی صاحب واعظ مدراسی

سنت نبیؐ مین قرب رب ہے — بدعت مین خدا کا بس غضب ہے
لکھتا ہون مین چند بدعتون کو — بارہ مہینے مین ہوتی ہین جو
اے بھائی جو ہے ماہ محرم — ہے ماہ مکرم و معظم
اِس ماہ مین اہلبیت حضرت — مظلوم ہو پائے ہین شہادت

ان روزمین پس توکر عبادات — تسبیح ونماز وصوم وصدقات
کرو قرآن مجید کی تلاوت — اور پڑھ تو درود بھی بکثرت
کر عرض ثواب اس کا داور — پہنچادے انھون کی روح اوپر
پڑھ یاکہ سن توانھون کے حالات — کردرد الم توصدق کے ساتھ
کر دین کے واسطے وے ابرار — سر اپنا کٹا دیے ہین ناچار
افسوس ہین وہ توغم کے ایام — ان روزو مین بعض زشت انجام
اقسام کے کھیل اور گناہان — کرتے ہین جو از فریب شیطان
وے دوست نہین حسنین کے جان — وے دوست ہین سب یزید کے ہان
بیڑی بدھی اور طوق دلسنگر — مت کر توانھون کے نام اوپر
اور صورت وشکل کونہ بدلا — حیوان وفقیر مت ہو اصلا
شدّتے پہ ہو یاکہ جھنڈے اوپر — مت فاتحہ پڑھ الا دے اوپر
اور پھر تماشا جانہ زنہار — بیشک ہین حرام ایسے بدکار
اور ماہ صفر کو نحس مت جان — یہ جاہلیت کا رسم تھا ہان
جب آخری چارشنبہ آوے — کر غسل سیر کو جاوے
اور ماہ ربیع اوّل اندر — صدقہ دے کھلا طعام خوشتر
شعبان مین نہ پاؤ ٹی مشالے — تصویر نہ ہاتھی کی بنالے
بارود بھی نا جلا دے زنہار — اسراف وحرام ہین یہ بدکار
اور عید کے دن بھی رقص وباجا — سارنگی ستار بھی نہ بجوا
ذالحجہ کی عید مین بھی خوشحال — ہرگز تو نکر گنہ کے افعال
پہنچا وین ثواب جب بہ اموات — ان مین بھی نکر تو زشت بدعات
بے قید رسوم و وقت ایّام — اور غیرہ رسوم جنس اطعام

ایصال ثواب و فاتحہ بھی	جائز ہے شرع مین ای بھائی
تقریب نکاح مین اے خوشخو	بدعات رواج پائے ہین جو
یونہی ہر شادی و غمی مین	بدعات کی کرتے ہین جو رسمین
اُن سب سے کر اختیار دوری	مومن کو یہ امر ہے ضروری
عادت کے کام مین بھی یکسر	رکھ حشر کا خوف دل کے اندر

اب بھائیون مسلمانون جناتون انسانون مردون عورتون سنیون کولازم ہے کہ مشکل مصیبت غم واندوہ حزن ملال کے وقت ایام مواقع مواحل مین چھاتی پیٹنا ماتمی سیاہ لباس پہننا شور وفغان سے رونا وغیرہا بہت سے افعال ہین کہ جس سے بےصبری بیقراری پائی جاتی ہے اور مردون کو رنج وملال صدمہ عظیم پہنچتا ہے پرہیز کرین اور ہرحالت مین استقلال وصبر وشکر بجالاوین کیونکہ اسمین بہت بڑے درجے عالیہ قیامت کو ملین گے چنانچہ قیامت کے دن منادی ندا کریگا کہ جس کا قرض خدای تعالےٰ پر ہے سو حاضر ہووے لوگ کہین گے ایسا کون ہے جسکا قرض خداے تعالیٰ پر ہو فرشتے کہین گے حق تعالیٰ نے جسکو دنیا مین بلاومصیبت مین گرفتار کیا تھا جسکے سبب اُسکے دلکو درد پہنچا تھا آنکھون سے آنسو نکلے تھے اور اُسنے فقط خداہی پر تکیہ کرکے صبر کیا تھا سو ایسا شخص حاضر ہووے کہ خدا اُسکا قرضدار ہے بس بہت سے لوگ حاضر ہونگے فرشتے گواہی کے لئے اُنکے اعمال نامے کھولین گے اور اُس مین بلا ومصیبت پر جسکی ناصبری اور بیقراری پا دینگے اُنکو دور کرینگے اور کہین گے کہ تم صابرون سے نہین کس لئے آئے ہو کاش دنیا مین مصیبت مین صبر وشکیب کرتے تو آج کے دن خداے تعالےٰ کے قرضخواہون مین شمار کئے جاتے اور فرشتے جسکا صبر وقرار پا وین گے اُسکو عرش کے نیچے کھڑا کرکے کہین گے اے پروردگار تیری بلا ومصیبت پر صبر کرنے والے لوگ حاضر ہین حق تعالےٰ فرمائیگا

شجرۂ طوبیٰ کے سایہ مین کہ اُسکی جڑ سونے کی اور پتے روپے کے ہین اُس کا
سایہ اتنا بڑا ہے جس مین سوا سو برس چل سکتا ہے سب عورت و مرد صابرون کو
کھڑا کرداور ہر ایک کو اپنی تجلی بخشے گا اور جیسے دوست دوستون سے عذر کرتے ہین
ویسا فرماویگا اے میرے صبر کرنے والے بندو تمھاری حقارت کے واسطے مینے
تمکو بلا مین گرفتار نہین کیا تھا بلکہ تمھارا مرتبہ میرے نزدیک زیادہ ہونا منظور تھا اسلئے
اُس مصیبت کے سبب گناہ سب عفو ہوکر تمھارا درجہ اتنا بڑا ہوا جسکو تم عمل صالح سے بھی
نہ پاسکتے پس تمنے میرے واسطے صبر و شکر کیا اور مجھ سے حیا کی اور میری قضا پر ناخوش
نہین ہوئے اب مین تمھارے اعمال کو نہ تولونگا اور تمکو اجر و ثواب بے حساب دونگا
پھر اسیطرح حق تعالیٰ فقیرون محتاجون کو کہیگا اے میرے محتاج بندو مین نے
تمھاری حقارت کے واسطے محتاج نہین کیا تھا مگر اسواسطے کہ دنیا مین ہر ایک آدمی
ایک چیز کا مالک ہوتا ہے اور اُس سے اُسکا حساب لیا جاتا ہے یہ چیز کہان پیدا کیا
کہان خرچ کی پس تمھارا حساب تخفیف ہونے کے لئے اور پورا کرنے کے واسطے
تمھارے فقر و افلاس کو دوست رکھا پس جس شخص نے تمکو کھلایا پلایا پہنایا ہے
وہ آج کے روز تمھاری شفاعت مین ہے بعدہٗ حق تعالیٰ اُس عورت سے جسنے
اپنے بچون کی موت پر صبر کیا ہے فرمائیگا اے میری بندی تیرے بچون کی اجل
کو مین لوح محفوظ پر نہ لکھتا اور تیرے دل کو دنیا مین درد نہ دیتا اور تیرے سینے کو تنگ
نکرتا تو آج یہ مرتبہ کہان سے ملتا اور میری خوشنودی کیونکر حاصل ہوتی تو اپنے
بچون کے ساتھ حیات کے گھر مین رہکر خوشی کر جس مین موت نہین درد نہین غم نہین
بعدہٗ حق تعالیٰ اندھے لنگڑے لولے گنجے کوڑھی جذامی وغیرہ سب آزاریونکو فرماویگا
وہ اپنے درجے و مرتبے کو دیکھکر بہت خوش ہونگے پس اُنکے صبر و شکر کے موافق مرتبہ
زیادہ ہوگا کوئی شہنشاہ ہوگا کوئی بادشاہ ہوگا کوئی امیر سب گھوڑون پر براقون و

اقسام اقسام کی سواریون پر سوار ہونگے اور نشان جھنڈے وغیرہ سب بادشاہی
سرانجام جلوس مین رہیگا فرشتے بہشت کی طرف لیجاینگے موقف کے لوگ پوچھین گے
ایسی عزت وجاہ والے یہ لوگ پیغمبر یا شہید ہین فرشتے کہین گے نہین بلکہ عوام الناس
ہین جنھون نے دنیا مین مصیبت پر صبر وشکر کیا تھا سو آج اس شان وشوکت سے
نجات پائی ہے تب لوگ کہین گے افسوس کاش ہم بھی گرفتار بلا ہوتے تو آج اُنکے
ساتھ رہتے غرض وہ صابرین جب جنت کے دروازے پر پہونچین گے دروازہ
ٹھونکین گے رضوان پوچھیگا کون ہو فرشتے کہین گے صابرین ہین دروازہ کھولو
رضوان کہیگا ابھی لوگون نے حساب نہین دیا ہے حق تعالے نے میزان کھڑی نہین
کی ہے اور حساب کا دفتر نہین کھلا ہے یہ صابرین کیونکر چھوٹے فرشتے کہین گے
صابرون پر حساب نہین دروازہ کھولو تب دروازہ کھولیگا پس صابرین شادان
و فرحان جنت مین داخل ہونگے پھر پانسو برس کے بعد تمام لوگ حساب وکتاب
سے فراغت پائینگے - اب مخفی نرہے جیساکہ مردودون خبیثون کا شیطانی جوشون
خروشون کے ساتھ قوت وزور خلق اللہ پر ضرر رسان ہوتا ہے اُسیطرح اُس سے
لاکھون درجے بڑھ چڑھ کر مقبولونکا جوش خروش رحمت رحمانی کے ساتھ خلق اللہ
پر خیر انداز وفیض رسان رہتا ہے اور حشر کے روز بھی ایسا ہی رہیگا کہ اُنلوگونکے
ساتھ گنہگار ونگی بخشش بھی ہوگی اسواسطے اب مفصل حال حقیقت گورستان
مرسلین وصدیقین وشہداء اللہ وصالحین ومومنین مومنات مسلمین مسلمات کی
معلوم کرنا چاہیے کہ جن قبرون ومزارات پر رحمت کے فرشتے آتے ہین اُن کی
قبرون کے اندر کے دروازے جنت کے سلسلون سے ملے ہین اِسلئے وہان
ہرطرح کی نعمتین آتی جاتی وپہنچتی رہتی ہین ودمبدم رحمت الٰہی کا نزول ہوتا رہتا
ہے مومنون مسلمانون کو مقبول قبرستانون مین جانے سے اور بزرگون

مقبون کی قبرین دیکھنے سے بڑی حیرت وعبرت ہوتی ہے خیالات دنیوی اُسوقت
دلون سے بکلم نکل جاتے ہین اور اپنے اوپر حسرت وافسوس کرتے ہین کہ ایکدن
ہمکو بھی یہین آنا ہے اور اُن صاحبان قبر کی ارواح مقدسات مومنون مسلمانونکی
طرف متوجہ ہوکر تحفے تحائف کی امیدوار ہوتی ہین اگر زائر نے اُس وقت سورہ قل ہو اللہ
اور کچھ قرآن شریف درود شریف پڑھکے بطور فاتحہ فتوح کے کپڑا اللہ روپیہ پیسہ کھانا
دانہ کچا پکا نقد جنس بطور نذر نیاز تحفہ ہدیہ اس طرح بخشدیا کہ یا اللہ یہ تیری رضامندی کے
واسطے سب بخشاگیا اِسکا ثواب بے حد وبے حساب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کو پہنچے اور آپ کے طفیل مین تمام اگلے انبیاؤن مقبولون اصحابون امامون اور ازواج
مطہرات وبنات مقدسات تابعین وتبع تابعین صدیقین شہدا صالحین اور جمیع
اولیاے مقبولین مومنین مومنات مسلمین مسلمات انسان وجنات کو پہنچے تو تمام
مقبولان الٰہی کو حسب مراتب برابر پہنچ جاتا ہے اور اگلے انبیا وانکی اُمت کے مومنین
مقبولین اُس ثواب کے پہنچے سے خوش ہوتے ہین اور بہت ہی ممنون ومشکور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوکر عرض کرتے ہین کہ خداوندا جس خواہش سے ہم چاہتے تھے
وہ نعمتین آپ کی امت کے لوگ اِس طرح بھیج رہے ہین سلطان الرسل کے ذریعہ
سلسلے کا تحفہ فاتحہ ہمکو پہنچا کہ جسکے اجر عظیم کی انتہا نہین سلطان الکتب قرآنشریف
کا سلطان الاجر اور سلطان الکلام کلمہ طیبہ کا سلطان الثواب اور سلطان الدعا
درود شریف کا سلطان الاجر ہمکو پہنچا کہ جسکے حظ ولطافت کی انتہا نہین پس
وے لوگ دعا کرتے ہین کہ الٰہی اِن لوگون کی دونون جہان کی مرادین پوری
کیجیو جن چیزون کی ہمین خواہشین تھین وہ اِس طرح پہنچ رہی ہین اِسیواسطے تمنا
رکھتے تھے کہ آپ کی اُمت مین ہوتے تو یہ اعلے مراتب میسر ہوتے اور اِسیطرح
سے تمام عالم کے مقبولان الٰہی کی ارواحین خوش ہوتی ہین اور دعائین دیتی ہین

اللہ تعالےٰ اُن دعاؤن کو قبول و پسند فرماتا ہے اور جو کچھ روپیہ پیسہ کپڑا لتہ کھانا پینا میوہ دانہ نذر نیاز کر کے مستحقون کو دیتے دلاتے کھاتے کھلاتے ہین تو اور نورٌ علیٰ نور ہو جاتا ہے اور وہان اُن لوگون کے لئے جنت کی نعمتین آتی رہتی ہین اور اُن نعمتون کے ساتھ یہ سب اشیائے مذکورہ بالا کا ثواب عمدہ ترین تحفہ ہو کر وہ بھی پہنچا رہتا ہے بقول حق سبحانہ تعالےٰ جل شانہ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ ترجمہ ومردہ گمان مکن کسانے راکہ کشتہ شدند در راہ خدا بلکہ زندہ اند نزدیک پروردگار خویش روزی دادہ میشوند بسبب آنانکہ ہنوز با ایشان نہ پیوستہ اند از پس ایشان بہ سبب آنکہ ہیچ ترس نیست بر ایشان و نہ ایشان اندوہناک شوند خوشوقت میشوند بہ نعمت از خدا و فضل او و بآنکہ خدا ضائع نمی کند مزد مومنان را ترجمہ اور مت گمان کر اُن لوگون کو کہ مارے گئے بیچ راہ خدا کے مُردہ بلکہ زندہ ہین نزدیک رب اپنے کے رزق دیے جاتے ہین اور خوشوقت ہوتے ہین اُنکی طرف سے جو ابھی نہین پہنچے اُن مین پیچھے سے اسواسطے کہ نہ ڈر ہے اور نہ اُنکو غم خوشوقت ہوتے ہین اللہ کی نعمت سے اور فضل سے اور تحقیق اللہ نہین ضائع کرتا ثواب ایمان والون کا جاننا چاہیئے کہ حضرت ہلال رضی اللہ عنہ ولید ابن مغیرہ کے یہان اونٹ کی حفاظت کے واسطے مقرر تھے اور دو پیسے روز مزدوری پاتے تھے اُن پیسون کی نذر نیاز فاتحہ فتوح کر کے اللہ کی راہ مین خیر خیرات کرتے تھے اور دن بھر روزہ سے رہتے تھے اور شام کے وقت جو اونٹ کے منھ سے کھاتے وقت دانہ گر پڑتا تھا اُسی کو چنکر کھاتے تھے ایک روز

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس مین زیارت کے واسطے حاضر ہوے اور زیارت بابرکت سے مشرف ہوکر واپس آئے حسب معمول روزہ افطار کیا اور نماز پڑھکے سو رہے اُسی شب کو اللہ تعالےٰ نے اُنکو پسند فرما کے اپنے پاس بلالیا یعنے آپ نے وصال فرمایا صبح کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غیب سے بشارت ہوئی کہ میرے دوست وآپ کے دوست انتقال فرماگئے وہان جاکے آپ اپنے دست مبارک سے غسل وکفن دیکر دفن کیجئے بموجب فرمان الٰہی کے آپ معہ اصحابہ بہ نفس نفیس تشریف لے گئے شتر خانے مین ملاحظہ فرمایا کہ حضرت ہلال رضی اللہ عنہ کو جبرئیل علیہ السلام گودمین لئے ہوئے نور کا مورچھل جھل رہے ہین آپ نے بڑی خوشی سے جنازہ معہ اصحابہ اپنے دوش مبارک پر رکھا اور لے چلے مگر چلتے وقت آپ پورا قدم شریف زمین پر نہین رکھتے تھے پنجون کے بل چلتے تھے یہ دیکھ کے اصحابہ کو حیرت ہوئی کہ آپ پنجون کے بل کیون تشریف لے چلتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام قبرگاہ تک پہنچکر جنازے کی نماز پڑھائی اور اپنے دست مبارک سے قبر کے اندر اُتارا اور تختہ وغیرہ لگا کے دفن کے وقت تبسم فرماتے جاتے تھے اصحابہ کو تعجب ہوا کہ آپ نے میت کے اوپر عبرت کے واسطے فرمایا ہے اور تبسم فرماتے ہین اسمین کیا حکمت ہے عندالموقع مزاج اقدس کو فرحت انگیز پاکے اصحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو باتین آج حیرت انگیز دیکھی گئین پہلے یہ کہ آپ جنازہ کے ساتھ پنجون کے بل چلتے تھے دوسرے یہ کہ بوقت دفن آپ تبسم فرماتے تھے اسمین کیا حکمت تھی آپ نے ارشاد فرمایا کہ ملائکہ ہر خاص وعام اُترکر اس قدر شریک جنازہ ہوئے تھے کہ پیر رکھنے کی کہین جگہ نہ تھی لہذا پنجون کے بل چلنا پڑا اور تبسم کا یہ سبب ہے کہ قبر اندر سے سیکڑون ہزارون گز چوڑی ہوگئی اور ایسا عمدہ محل مکان عالی شان باغ بہارستان ہوگیا کہ بادشاہان روے زمین کے مکانون باغون کی کوئی حقیقت

سیکڑون طرح کے گل چمن مین کھل گئے اور سیکڑون طرح کی روشنیان ظاہر ہوئین
اور ایک بڑا پھاٹک عالیشان ظاہر ہو کے کھل گیا کہ جسکے آگے راہ رستہ بہت روشن
و منور معطر و معنبر کشادہ و عمدہ جنات الفردوس سے ملا تھا اور وہان سے ہزارون
حورین غلمان سرون پر جواہرات کے خوان کہ جن مین میوے دانے کھانے پینے
بیش قیمت و بیش بہا ایسے کہ تمام عالم کی دولت خرچ ہو تو ویسا ایک لقمہ نہ تیار ہوسکے
پچھا گلین صراحیان کٹورے آبخورے جواہرات کے شراباً طہوراً سے بھرے ہوئے
ایسے کہ تمام دنیا کی دولت خرچ ہو تو ویسے پانی و شربت کا ایک قطرہ نہ تیار
ہوسکے اور کپڑے نقشین و رنگین زرین و ریشمین خوشبوؤن سے معطر و معنبر
ایسے کہ تمام عالم کی دولت خرچ ہو تو ویسا ایک اُنگل نہ تیار ہوسکے اور ہزارون حوران
و غلمان جواہراتون کے خوان سرون پر رکھے ہوئے بڑے تپاک تمنا ناز انداز
ادا سے نیزر دیئے چلے آتے تھے قریب پہنچکے اُن لوگون نے حضرت ہلال رضی اللہ
عنہ کو چارون طرف سے گھیر لیا اور جوش خروش کے ولولون مین ہزار خوشیون
بشاشیون گرم جوشیون بڑے ہلڑ ہنگامے کے ساتھ عرض کرنے لگے کہ آپ دنیا
مین ننگے بھوکے پیاسے ہمیشہ رہے اور دو پیسے روز اللہ کی نذر نیاز کر کے اُس کا
ثواب مقبولان الٰہی کو بخشتے رہے اور تمام مقبولان بارگاہ الٰہی مین ہمیشہ آپ کے
واسطے دعاے خیر و برکت کرتے رہے اور ہم لوگون کو فرمان الٰہی ہوتا تھا کہ یہ
میرا بندہ ہمیشہ بھوکا پیاسا ننگا رہکر میرے واسطے تحفہ نذر نیاز کر کے درود سلام
بھیج کے ثواب حسنات میرے مقبولون کو پہنچاتا ہے اور ہمیشہ ہم لوگ منتظر و مشتاق
رہے کہ اس خدمت عظمیٰ کو بہت جلد بجا لاوین تا کہ ایسی سعادت کبریٰ ہملوگونکو حاصل
ہو الحمد للہ ثم الحمد للہ آپ کی زیارت بابرکت سے مشرف ہو کے فیضیاب ہوئے
اور یہ سعادت کبریٰ نعمت عظمیٰ حاصل ہوئی پس ایک کے اوپر ایک ٹوٹنے لگے

کہ یہ کھانا کھائیے یہ کپڑا پہنئیے وہ پانی پیجیئے ہنگامے کے ساتھ اپنی اپنی طرف متوجہ و
مخاطب کرنے لگے اور اُنھون نے بڑے جذبے جلال کے ساتھ اُن لوگون سے
فرمایا کہ بس تم لوگ ہٹ جاؤ علیحدہ ہو جاؤ مین ابھی کچھ نہین کھاؤنگا نہ پیونگا نہ پہنونگا
پہلے دیدار الٰہی سے مشرف و سرفراز ہونگا تب کچھ کھاؤنگا پیونگا پہنونگا اور تم لوگون کی
طرف متوجہ مخاطب ہونگا اُنکے یہ مدارج عظیمہ ور ہلڑ ہنگامہ تمنا دیکھ کے مجھے شکران الٰہی
کے ساتھ بشاشی ہوئی اور خواہش ہوئی کہ اللہ جل شانہ سب مسلمانون کو ایسے مراتب
عظمے بخشے تبسم کا یہی باعث تھا اسیطرح سے شہدا و صالحین لوگ دنیا سے مظلوم و ستم
رسیدہ ریزہ ریزہ رنجیدہ دنیا کے لوگون کے ستائے ہوئے دل دکھائے ہوئے
بُرے لوگون کی بیوفائی بے اعتنائی طعنے تشنے فن فریب شر فساد اُٹھائے ہوئے
بہتان طوفان کے داغ کھائے ہوئے اور مشکل مصیبت کے صدمے اُٹھائے
ہوئے بھوکے پیاسے پریشان و پراگندہ دل و دماغ ذرہ ذرہ ریزہ ریزہ رنجیدہ
ہو کے دنیا سے جاتے ہین تو اللہ جل شانہ کے یہان موافق مذکورۂ بالا بڑے
دھوم دھام کی مہمانداریان دلداریون کے ساتھ ہوا کرتی ہین اور دنیا کے نیک ابرار
لوگ جنا نون انسانون مین مرد عورتین بطور نذر نیاز کے کھانا پینا کپڑا لتّہ روپیہ پیسہ
نقد جنس درود سلام قرآن مجید کلمہ کلام ایصال ثواب کے واسطے بھیجتے ہین تو اللہ
جل شانہ قبول فرماکے بہت ہی خوش ہوکے یون ارشاد فرماتا ہے کہ میرے فرشتو
اور اے زمینو آسمانو چودھو طبق والو دنیا سے میرے جان نثار ون مظلومون
خستہ جگرون شکستہ دلون بندون بندیون کے واسطے تحفے تحائف میری بارگاہ
مین بھیجے ہین مین نے پسند و قبول فرماکے اِن تحفون ہدیون کا مرتبہ کل نعمتون پر
بلند و بالا کرکے اور نہایت اطہر و اعلےٰ طور پر خاص اپنی عنایت سے تم لوگون کو
بھیجتا ہون اور اُسکے ثوابون کی عظمت اور انوارون کی روشنیون خوشبوؤن سے

تمام چودھوطبق والے خوش وبشاش ہوکے مدح وشکر گذار ہوتے ہین اور بےتابانہ طور پر جھوم جھوم کے بارگاہ الٰہی مین یون عرض کرتے ہین کہ خداوندا ایسے ہمدردون بندون بندیون کی دونون جہان کی مرادین پوری کیجیو۔ فِی كِفَايَةِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَصَدَّقَ الرَّجُلُ بِنِيَّةِ الْمَيِّتِ اَمَرَ اللّٰهُ جِبْرَئِيْلَ اَنْ يَحْمِلَ اِلٰى قَبْرِهٖ مَعَ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ فِيْ اَيْدِيْ كُلِّ مَلَكٍ طَبَقُ نُوْرٍ فَيَحْمِلُوْنَ اِلٰى قَبْرِهٖ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ هٰذِهٖ هَدِيَّةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اِلَيْكَ فَيَتَلَأْلَاُ قَبْرُهٗ فَاَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْفَ مَدِيْنَةٍ فِي الْجَنَّةِ وَزَوَّجَهٗ اَلْفَ حُوْرٍ وَاَلْبَسَهٗ اَلْفَ حُلَّةٍ وَقَضٰى لَهٗ اَلْفَ حَاجَةٍ؎ ترجمہ کفایہ شعبی مین ہے حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تصدق وخیر خیرات کرتا ہے آدمی ساتھ نیت میت کے بطور تحفہ نذر نیاز کے حکم کرتا ہے اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السّلام کو کہ اُٹھائے طرف قبر اُس میت کے ہمراہ ستر ہزار فرشتون کے اور ہاتھ مین ہر فرشتے کے طباق نور کا ہوتا ہے کہ جسکی شعاع انورین سے زمین آسمان روشن ومنور اور خوشبوؤن سے معطر ومعنبر ہوجاتا ہے پس اُٹھاتے ہین طرف قبر میت کے وہ فرشتے پھر کہتا ہے السّلام علیک یا ولی اللہ یہ تحفہ ہے فلان بن فلان کی طرف سے طرف تیرے پس پر نور ہوتی ہے قبر میت کی اور دیتا ہے اللہ تعالےٰ اُس میت کو ہزار شہر جنت مین اور زوج ومالک کرتا ہے اُسکو ہزار حور کا اور پہناتا ہے اُسکو ہزار حلے اور روا کرتا ہے اُسکی ہزار حاجت اَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيُدْخِلُ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ مِنْ اَمْثَالِ الْجِبَالِ وَهَدِيَّةُ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ ترجمہ نقل کیا بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک
اللہ تعالے داخل کرتا ہے اوپر اہل قبور کے دعا اہل زمین کی مثل پہاڑون کے
یعنے ثواب اُسکا مانند پہاڑون کے اوپر مُردون کے جاتا ہے اور البتہ ہدیہ زندونکا
طرف مردونکے استغفار ہے اسیواسطے ہدیۂ استغفار اور کلام اللہ اور درود شریف
کلمہ طیبہ اور دعائین اور تحفہ مالی کھانا پینا کپڑا روپیہ پیسہ نقد جنس سے مستحقون بیکسون
مسکینون کی حاجت روائی بطور نذر نیاز کے کرنا مردون کے حق مین اکسیر اعظم ہے
اسیطرح مُردون کی دعا زندون کے حق مین بھی اکسیر اعظم ہے عَنْ عَمْرِ وبْنِ جَرِيْرٍ
اَذَا دَعَا الْعَبْدُ لِاَخِيْهِ الْمَيِّتِ اَتَى بِهَا اِلٰى قَبْرِهٖ مَلَكٌ فَقَالَ يَا صَاحِبَ الْقَبْرِ الْغَرِيْبِ
هٰذِهٖ هَدِيَّةٌ مِنْ اَخٍ اِلَيْكَ ترجمہ منقول ہے عمرو بن جریر رضی اللہ عنہ سے فرمایا
جب دعا کرتا ہے بندہ واسطے بھائی میت اپنی کے لاتا ہے اُس دعا کو طرف
قبر میت کے فرشتہ اور کہتا ہے اے صاحب قبر کے یہ ہدیہ ہے طرف تیرے
بھائی کی طرف سے کہ شفیق ہے اوپر تیرے خزانۃُ الرّوایات اور فتاوی نزاد
اللّبیب مین ہے کہ حدیث مین آیا ہے جب کوئی مسلمان گورستان مین جاتا ہے
تو اہل گورستان امیدوار دعاے خیر کے اُس سے ہوتے ہین اور روحین اُنکی
پیچھے گذرنے والون گورستان کے چالیس قدم آتی ہین اگر فاتحہ درود پڑھے
خوش ہوکر پھرتی ہین ورنہ غمگین ہوکر نا امید چلی جاتی ہین پس جان لو کہ اموات
مقبولان الٰہی تحفہ تحائف دعا وسلام فاتحہ فتوح نذر نیاز کے مستحق امیدوار وطلبگار
ہین کہ اُنکو ثواب پہنچتا ہے اُسکی برکت سے اُنکو صلاحیت کے ساتھ فراغت فلاحیت
حاصل ہوتی ہے شرح الصدور مین ہے کہ نقل کیا ابن ابی الدنیا نے بشار بن
غالب سے کہا دیکھا مین نے خواب مین حضرت خاتون بی بی رابعہ بصری کو اور
تھا مین بہت دعا کرنے والا واسطے اُنکے پس کہا حضرت رابعہؒ نے اے بشار

آتے ہین میرے پاس تحفے آپکے طباقون نور مین کہ جسکے خوان پوش پارچے حریر کے ہوتے ہین کہا مین نے کیونکر یہ دعا پہنچتی ہے فرمایا حضرت رابعہ بصری نے اس طرح کہ دعا مومنین زندون کی جب مولے کے واسطے اُنکے کیجاتی ہے تو طباقون نور مین کرکے پھر لپیٹے جاتے ہین وہ طباق نورانی حریر کے کپڑون سے پھر آتے ہین طباقون پر نور مین اُنکے واسطے یہ دعائین پھر پہنچتی ہین میت کو بس کہا جاتا ہے کہ یہ ہدیہ ہے فلانے کا طرف تیرے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَائَهُ عَلٰى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْتَسِبُ اَنَّهُ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَقْرَءُ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کھڑا کیا بعض اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمہ اوپر قبر کے اور وہ نہین جانتے تھے کہ قبر ہے پس ناگاہ قبر مین انسان ہے کہ سورۂ تبارک الذی پڑھتا ہے یہان تک کہ تمام کی اُسنے وہ سورت پس آئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت اقدس مین اور خبر دی اس امر کی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت منع کرنیوالی اور نجات دہندہ ہے کہ نجات دیتی ہے قاری کو عذاب خدا سے روایت کی ترمذی نے اسیواسطے اکثر لوگ وقت ختم فاتحہ کے پنج آیت اوپر سورۂ ملک اور سورۂ اخلاص وغیرہ پڑھتے ہین روایت کیا قاضی ابوبکر بن عبد الباقی انصاری رضی اللہ عنہ نے سلمہ بن عبیدہ سے کہ فرمایا حماد مکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ نکلا مین ایک رات طرف گورستان کے پس رکھا سر کو اوپر قبر کے اور سو گیا پس دیکھا مین نے اہل قبور کو حلقہ حلقہ پس کہا مین نے کیا قائم ہوئی قیامت کہا اہل قبور نے نہین لیکن ایک مرد نے ہمارے بھائیون سے پڑھی سورۂ قل ہو اللہ

اور بخشنا ثواب ہمکو پس تقسیم کر رہے ہین اُسکو ایک برس سے پس اسیطرح سے ماکولات
ومشروبات یعنے کھانے پینے شیرینی وغیرہ پر نذر نیاز کرکے اُسکا ثواب بطور تحفہ ہدیہ
زندے لوگ اموات مومنین مومنات مسلمین مسلمات کو پہنچاتے ہین توسب کو
آسکا ثواب بے حساب پہنچ جاتا ہے اور شرح صدور مین ہے احمد بن حنبل رح سے
فرمایا جب جاؤ تم گورستان مین پس پڑھو تم سورۂ الحمد اور قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ
برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور بخشو اُنکو واسطے اہل قبور کے پس مقرر
پہنچتا ہے وہ طرف اُنکے نقل کیا ترمذی اور ابو داؤد اور بیہقی نے دعوات کبیر مین
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے پس جب فارغ ہو تم دعا سے پس پھیرو ہاتھون کو منھ اپنون پر نقل کی ابوداود
نے فرمایا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جبکہ ہوا دن غزوہ تبوک کا پہنچی لوگون کو بھوک پس
فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ منگوائیے لوگون سے بچا ہوا توشہ اُنکا
پھر دعا کیجئے اللہ سے اُنکے لئے اُن توشون پر ساتھ برکت کے پس فرمایا آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے اچھا پس منگوایا دسترخوان چمڑے کا پس بچھایا گیا وہ پھر منگوایا بچا ہوا
توشہ اُنکا پس شروع کیا کسی شخص نے کہ لاتا تھا مٹھی چنے کی اور لاتا تھا دوسرے ٹکڑے
روٹی کے یہان تک کہ جمع ہوئی دسترخوان پر تھوڑی سی چیز پس دعا کی آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے برکت کی اُسپر پھر فرمایا لو اسمین سے جتنا چاہو اپنے باسنون مین پس لیا
لوگون نے اپنے باسنو مین یہان تک کہ سیر و آسودہ ہوئے تمام لوگ اور باقی رہا بقیہ
بہت پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود
مگر اللہ اور تحقیق مین ہون رسول خدا کا نہین ہے یہ بات کہ ملے اللہ تعالے سے
ساتھ اُن دونون گواہیون کے اور کوئی بندہ شک کرنیوالا نہو یعنے ایماندار ہوا ور
پھر روکا جاوے بہشت سے اور بہت ایسے مضمونون کی حدیثین آئی ہین پس جبکہ

طعام پر ہاتھ اُٹھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا واسطے مومنین کے غزوۂ تبوک مین مجمع لشکر مین کہ قریب لاکھ آدمیون کے نوبت پہنچی تھی ثابت ہوا اور وقت صدقہ کا وقت اجابت دعا کا ہوا تو اب وقت صدقہ دینے یا کھلاتے کے جیسا کہ معمول لوگون مین ہے کہ طعام اور شیرینی وغیرہ پاکیزہ جگہ پاکیزہ پاک صاف برتن مین دسترخوان پر آگے اپنے رکھ کے ہاتھ اُٹھا کر اوپر طعام کے دعا خدا سے واسطے میت کے کرتے ہین اور ثواب اُس طعام کا واسطے اللہ کے میت کو بخشتے ہین درست ہے اور ثواب اُسکا میت کو پہنچتا ہے اور یونہی تمام عالم کے جناتون انسانون مسلمانون مردون عورتون کے واسطے برکتین بڑھتی ہین اور ہمیشہ بڑھتی رہینگی اُسمین زندون مردون دونون کے واسطے ثواب بے حساب ہے چنانچہ جامع الاوراد اور استفتا مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب اور مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مرحوم وغیرہ مین لکھا ہے کہ یہ طریقہ درست اور مستحسن اور بہت اچھا ہے اسمین فائدہ ثواب بہتری دین و دنیا کی زندون مُردون مَردون عورتون کے واسطے ہے پس دعا کرتے وقت تحفہ ہدیہ طعام یا از قسم شیرینی وغیرہ سامنے رکھنا اور ثواب فاتحہ درود قرآن صدقہ دعا وغیرہ کا اور جمع کرنا ہر دو کا کچھ نیم ذرہ برابر قباحت نہین بلکہ نہایت افضل و اعلےٰ ہے اور پڑھنا سورۂ فاتحہ کا کہ اساس محامد الٰہی ہے اور ختم ساتھ دعا کے مرجوا لاجابت ہے اور سورۂ اخلاص کہ مشتمل اور مجامع جمیع ثنا حق جل وعلا کے ہے اور درود اوپر نبی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے آداب مطلق دعا سے ہے اکثر اوقات دعا مین درمیان مسلمانونکے پڑھا جاتا ہے لہذا عوام مین مشہور ہوگیا کہ وقت دعا کے کہتے ہین کہ فاتحہ قل پڑھ لو اور غرض اُس سے دعا کرنی ہوتی ہے یہ کلام مسلمانون کا ذکر لازم عرفی ارادہ ملزوم کے سے ہے خزانۃ الروایات اور فتاوی غرائب مین حدیث نقل کی جسکا ترجمہ یہ ہے کہ جس نے پڑھی سورۂ فاتحہ اور آیت الکرسی اور بخشا ثواب اُسکا واسطے اہل گورستان کے

داخل کرتا ہے اللہ تعالی قبر مین ہر مومن کے مشرق سے مغرب تک چالیس نور اور
فراخ اور کشادہ ہوتی ہین قبرین اُنکی اور بلند کرتا ہے درجات اُنکے اور بلند ہوتا ہے
واسطے پڑھنے والے کے ثواب ساٹھ نبیون کا اور پیدا کرتا ہے اللہ جل شانہ
ہر حرف مین سے ایک فرشتہ کہ تسبیح کرتا ہے اللہ جل شانہ کی دن قیامت تک پھر پڑھی
سورہ اذا زلزلت الارض و الھکم التکاثر۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَّ الْمُؤْمِنُ عَلٰی مَقَابِرِ الْمُسْلِمِیْنَ ط فَیَقُوْلُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ
اَبَدًا اَبَدًا بِیَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط نَوَّرَ اللّٰهُ تَعَالٰی
تِلْكَ الْقُبُوْرَ كُلَّهَا وَغَفَرَ اللّٰهُ لِقَائِلِهَا وَكَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ
حَسَنَةٍ وَّرَفَعَ دَرَجَةٍ وَمَحَی اللّٰهُ عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَیِّئَةٍ فرمایا
نبی مکرم صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ گذرے مسلمان اوپر قبرستان مسلمانون کے
پس کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ
وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا بِیَدِهِ الْمُلْكُ الْخَیْرُ هُوَ عَلٰی كُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط تو روشن کرتا ہے اللہ تعالی وہ قبرستان تمام اور بخشتا ہے خدای
تعالی کلمہ کلام فاتحہ درود سلام کے پڑھنے والے کو اور لکھتا ہے خدائے تعالے
واسطے اُسکے دس لاکھ درجے اور مٹا دیتا ہے خدای تعالے اُس سے دس لاکھ
گناہ اور جمیع مردے خوش ہو کر پڑھنے والے کے حق مین دعا کرتے ہین تو پروردگار
کی طرف سے زندون کے واسطے اور ثواب بے حساب بڑھتا ہے جو ہدیہ تحفہ
خیر خیرات نذر نیاز کے ساتھ کرتے ہین تو اُسکا دونا المضاعف خیر و برکت زندونکی
طرف سے مُردون کو پہنچتی ہے اور مُردون کی دعا کی برکت سے دونی المضاعف
خیر و برکت زندون کی طرف پہنچتی ہے اللہ جل شانہ رحمت کاملہ کے ساتھ حیلے سے

حضرت رحمۃ اللعلمین کی اُمت پر اس طرح سے سلسلے والجزا بدلہ انعام اکرام و رحمتین برکتین
پہنچتی رہتی ہین سبحان اللہ وصل علیٰ بندون کے اوپر کیا لطف و کرم فیض اتم دنرات
جاری رہتاہے قیامت کے دن انسانون جناتون مردون عورتون کے ایسے
حسناتون سے اعمال مالامال ہوجائینگے مگر منافقون اور مشرکون دین کے دشمنون
کے سمجھ مین یہ بات نہ آئیگی اب آگے ترکیب نذر نیاز فاتحہ درود مندرج ہے۔

ترکیب فاتحہ درود حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نام

الفاتحۃ اِلیٰ حَضرۃِ سَیِّدِنَا وَسَندِنَا وَحبِیْبنا وَشَفِیعنا مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ وَاَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
وَاَوْلَادِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاَنْصَارِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
وَاَصْحَارِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَالْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ. وَالتَّابِعِیْنَ. وَتَبْعِ
التَّابِعِیْنَ. وَاَئِمَّۃِ الْمُجْتَہِدِیْنَ. وَالْعُلَمَاءِ الْمُہْدِیِّیْنَ. وَالصُّلَحَاءِ وَالشُّہَدَآءِ
وَالزُّہَدَاءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاکِیْنَ. وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ
وَالْمُسْلِمٰتِ الْاَحْیَاءِ مِنْہُمْ وَالْاَمْوَاتِ. مِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ. مِنْ
اُمَّۃِ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلّٰہِ الفاتحۃ یہ **فاتحہ**
حضرت پیر دستگیر محبوب سبحانی کے نام اَلْفَاتِحَۃ اِلیٰ حَضْرَۃِ غَوْثُ
الصَّمَدَانِیْ قُطْبُ الرَّبَّانِیْ مَحْبُوْبُ السُّبْحَانِیْ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مِیْرَانَ
مُحْیِ الدِّیْنَ سَیِّدِ عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْعَزِیْزُ لِلّٰہِ
الفاتحۃ یہ **فاتحہ ہر ایک ولی اللہ کے نام** اَلْفَاتِحَۃ اِلیٰ اَرْوَاحِ
قُدْوَۃُ الْعَارِفِیْنَ وَزُبْدَۃُ الْوَاصِلِیْنَ فلان وَجَمِیْعِ اَوْلِیَاءِ اللّٰہِ
رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالیٰ اَلْفَاتِحَۃ یہ **فاتحہ تمام حقدار ونکے نام** اَلْفَاتِحَۃ اِلیٰ اَرْوَاحِ
وَالِدِیْنَا وَالِدِیْکُمْ وَلِاُسْتَاذِیْنَا وَلِاُسْتَاذِیْکُمْ وَلِاٰبَائِنَا وَلِاٰبَائِکُمْ وَلِاَجْدَادِنَا

وَلِاَجْدَادِكُمْ وَلِاُمَّهَاتِنَا وَلِاُمَّهَاتِكُمْ وَلِاَمْوَاتِنَا وَلِاَمْوَاتِكُمْ وَلِجَمِيْعِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ
مِنْ مَّشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلّٰهِ الْفَاتِحَہ۔ یہ **فاتحہ قبرستان مین تمام مردونکے نام**
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ
اجمعين۔ طَيَّبَ اللّٰهُ ثَرَاهُمْ وَمَثْوَاهُمْ وَنَوَّرَ اللّٰهُ مَرَاقِدَهُمْ وَ
جَعَلَ الْجَنَّةَ مَأْوٰهُمْ وَمَسْكَنَهُمْ وَمَنْزِلَهُمْ لِلّٰهِ الْفَاتِحَةَ یہ **فاتحہ**
اردو زبان مین رسول اللہ کے نام - یہ نذر اللہ ہے اِسکا ثواب بجناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچے اُنکے طفیل مین جمیع اصحابون اامون وبیون
مومنون مسلمانون مردون عورتون کو پہنچے فاتحہ **آسان طور پر یہ فاتحہ**
رسول اللہ کے نام - یا اللہ یہ تیری نذر ہے اِسکا ثواب حضرت رسول اللہ کو
پہنچے فاتحہ یعنے سورۂ الحمد ایکبار قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ایکبار
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ایک بار قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ایک بار قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
النَّاسِ الٰہی اُسکے بعد یہ پڑھے فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَمَا
اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ
رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۝ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ
عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ ۝ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ
الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

نذر نیاز فاتحہ درود کھڑے یا بیٹھے اور قل ھو اللہ احد اور درود شریف چاہے
ایک مرتبہ یا تین مرتبہ یا گیارہ مرتبہ پڑھے اختیار ہے مگر قبلہ رو ہونا بہتر ہے دیگر یہ کہ
مسلمانون کو کفر کے اعتقادات و کارکردار اور منافقت کے مادّے سے اور غیر عقیدہ
کے عقائد باطلہ مردودہ کے اعتقاد یقین سے بہت پرہیز کرنا چاہیئے کہ جس کے سبب
سے ہمیشہ دائمی جہنم کا عذاب ہونیوالا ہے اور کارکردار شیطانی و نفسانی گناہ کبیرہ
سے بھی بہت پرہیز کرنا چاہیئے جیسے جوا نشہ چوری ٹھگی دغابازی گرہ کٹی عیاری
مکاری دھوکابازی رشوت سود بٹہ غبن غصب جھوٹی گواہی فتنہ انگیزی زناکاری
اغلام دیوثی کٹنا پا جادوگری بدمعاشی ظلم زیادتی زبردستی خیانت سرکشی بے عزتی
اپنا ستر عورت دوسرونکو دکھانا دوسرون کا ستر عورت دیکھنا عورتون کو کپڑا ایسا مہین
پہننا کہ جس سے بدن نظر آوے عورتون کا سر کھلا رکھنا عورتون کا سر پر
دوپٹہ اوڑھنی قصابہ کا نہونا عورتون کے منھ پر برقعہ کا نہونا عورتون کا آواز دار زیور
پہننا عورتون کا مردون کو ڈرانا دباؤ ڈالکے بیوقوف بنانا بے حجابانہ فحش کلام
زبان سے نکالنا کھڑے کھڑے جانورون کے طور پر پیشاب کرنا کھڑے یا بیٹھے
پیشاب حوض یا تالاب مین کرنا اور حوض تالاب گڑھے مین ہر طرح کی نجاست کثافت
موجود ہونے پر اُسی پانی سے نہانا اور پینا اور ہر ایک طور پر استعمال مین لانا ندی
تالاب حوض دریا وغیرہ مین مردون عورتون کا ننگے نہانا تانبے پیتل مٹی وغیرہ کے
برتنون کو کتے کے چاٹنے پونچھنے سے راضی رہنا اور کتون کا ہر دم گھر مین گھسائے
رکھنا اور اُسکا بدن چاٹنا کتے کا کھانے پینے پکانے کی جگہ آکر برتنون کا سونگھنا
چاٹنا اور بدن کا جھٹکنا کھجلانا کان پھٹپھٹانا اور مان بہن بہو بیٹی نانی دادی
پھوپھی چچی خالہ بھانجی بھتیجی ساس پوتی نواسی وغیرہ سے ہنسی ٹھٹھا مسخراپن
فحش کلامی دل لگی بے حجابانہ طور مثل گھر کی جورو بی بی کے کرنا اور معصوم بچونکو

گالیان فحش کلامیان سکھانا اور لڑکیون کا گڑیان کھیلنا کہ بت ہے اور لڑکون کو شباہت دار کھلونا نا بے پیتل مٹی چینی لکڑی وغیرہ کا کھیلنے دینا یا گھر دن مین تصویرون کا لگانا یا رکھنا یہ سب بتون کی قسم سے ہے جہان رہتے ہین رحمت کے فرشتے نہین آتے ہین اور اُسکو مطلق عیب نہ جاننا بلکہ فخر کرنا ایسے کارکردار شیطانی کے مرتکب لوگون پر اللہ کا قہر اور خلق اللہ کی پھٹکار رہوتی ہے ایسے کارکردار سے مومن مسلمانون کو بہت دور رہنا چاہیے مگر مذبذبین ڈھلمل یقین غیر عقیدہ اپنے تئین مولوی درویش فقیر وغیرہ مشہور کرکے جان بوجھکر دیدہ و دانستہ ایسے کارکردار والون کے یہان اُترتے ہین بے تکلف کھاتے پیتے رہتے سہتے اور ہرطرح کی خلت ملت رکھکے اُنکو ایسے بُرائی کے کامون پر دلیر کرتے ہین اور مطلق نصیحت فہمائش تہدید تنبیہ لسانی نہین کرتے بلکہ اُنسے بڑی خلت ملت محبت رکھتے ہین اور لنبی چوڑی تعریف توصیف کرکے خوب شکم سیر ہوکر کھاتے پیتے ہین اور روپیہ پیسہ نقد جنس کپڑا لتّہ حوصلے کے مطابق لیتے ہین اور ذرہ بھر پرہیز نہین کرتے اور نذر نیاز فاتحہ درود کے طعام یا شیرینی فیرنی سے کہ جسمین سراسر اللہ کی رحمت دونون جہان کی برکت ہے اُس سے پرہیز کرتے ہین اور طرح طرح کے کلمات شک آمیز و توہمات اور خرافات طعنے تشنے کے طور پر بکتے ہین اور جہان شان وشوکت کر و فر دنیوی اور کچھ ملنے کی امید ہوتی ہے وہان سب بھول جاتے ہین اور سب کے پہلے ایسے ہی ذات شریف نظر آتے ہین جو لوگ دنیوی کر و فر شان وشوکت کے معتقد ہوتے ہین وہ لوگ دونون جہان مین خراب خستہ تہ و بالا ہوتے ہین جیسے نمرود شداد فرعون علیہ اللعن کی شان وشوکت کو دیکھکے اُسکے معتقد لوگون نے اُنکو خدا بنایا اور جی جان سے اُنکی پیروی مین مشغول ہوے یا قارونی یزیدی سامان کے معتقد منافقین

لوگ جی جان سے پیرو کار ہووے دین دنیا کھوبیٹھے ظاہری کروفر درست کرنیوالے چور ٹھگ اُچکے کٹنے بھڑوے علتی بدکار لوگ ہوتے ہین اپنی علت چھپانیکے واسطے ظاہری شان وشوکت کروفر بہت آراستہ رکھتے ہین اِسیطرح بدعقیدہ مشرکین منافقین فرعون بے سامان اپنا ظاہری کروفر لفافہ جُبَّہ دستار زبان درست کرکے ہزارون فن فریب سے اپنے تئین مشہور کرتے ہین اور عزت وقعت بڑھاکے دین اِسلام کے حقانی مسئلے مسائل واعتقادات خالصہ مین خلل انداز ہوتے ہین دنیا حاصل کرنے اور سمیٹنے کے واسطے علمائے حقانی کی بیسروسامانی دیکھکے کلام حقانی مین نکتہ چینیان کرتے ہین اور ہنسی مذاق ٹھٹھے ٹھٹھول مین لامع حریص بیوقوف بے علم غرض مندبناکے جھٹلاتے ہین غرض ایسے لوگ جو دین ایمان کے دعوے کے اندر دنیا کا مزہ نفع عزت آبرو اور اپنے مطلب غرض کے موافق مسئلے فتوے ڈھونڈھتے ہین اُنکے دل سخت سیاہ ہوجاتے ہین اور ہر رگ وریشہ مین منافقت شرک سماجاتا ہے ہمہ تن منافق مشرک بنجاتے ہین بس ایسے لوگ دین اسلام کے نکٹے نکھٹو دنیائے دنی کے کتے ٹٹو بنجاتے ہین اور جو لوگ دین اسلام کا کروفر شان وشوکت عزت عظمت بسروسامان حلال دیکھکے مرید معتقد ہوتے ہین وہ دونون جہان مین خوشحال فارغ البال ہوجاتے ہین جیسے یوسفی داؤدی سلیمانی سکندری اور سب سے فوق وبالاتر دبدبہ محمدی اصحابہ صدیقی فاروقی عثمانی حیدری اور اُنھین گدیونکے سلسلے وارجانشین سلطان السلاطین گدی نشین امیر المومنین خلیفۃ المسلمین سید المصلحین حضرت شہنشاہ روم سلطان عبدالحمید خان خلداللہ ملکہ وشوکتہ ہین اُنکی شان وشوکت عزت عظمت سلیمانی سکندری وعدل انصاف فاروقی حلم حیا عثمانی وغیرہ صفات محمودہ کے ساز سامان کو دیکھکے معتقد ہونا یہ اللہ کی رحمت ونشان مقبولیت ہے ایسون کے واسطے آخرت مین جنت کی

بہت بڑی راحت ہے اور علمائے مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ حرمین الشریفین کے جو حضرات
ہین سر و سامان کے ساتھ ہون یا بے سامانی مین ہون ہر حالت مین سزاوار عزت
عظمت بزرگی کے ہین اور اُنکی موافقت کے ذیل مین تمام روئے زمین کے جو
علمائے دین فقرا و مشائخین مومنین مومنات مسلمین مسلمات مرد عورتین انسان و
جنات ہین وہ سب مقبول بارگاہ رب العلمین و برگزیدہ عالم ہین جناتون انسانون
مردون عورتون مین جو لوگ ایسے دین اسلام کے سامان کر و فر کے جی جان سے
مرید و معتقد ہونگے تو دین اسلام کی سیدھی راہ پا کر سیدھے جنات الفردوس اعلےٰ
علیین مین چلے جائینگے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ
مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝

خاتمۃ الطبع - یہ کتاب فیض انتساب کاشف حقیقت راہ حق و صواب مسمی بہ **مطلع الانوار**
رہنمائے دار القرار درین بحر انوار بے پایان حسب منشائے دلی مضامین فیض آگین مثل لولو
و مرجان منجانب جمیع مومنین جنات انسان برائے ہدایت ہر خاص و عام خرد و کلان
مثل آفتاب جہان تاب کے عالم ظہور مین جلوہ گر ہو کر فیض بخش جہان ہوئی -

ضروری اطلاع - آجکل کلکتہ کے بعض لوگونکا خیال ہے کہ کلکتہ مین کوئی پریس ایسا نہین
کہ جسمین لکھائی چھپائی عمدہ ہوتی ہو یا وعدہ خلافی نہوتی ہو - یہ اُن معترضونکی محض خام خیالی ہے
جو خرچ کرنا نہین چاہتے یا جن مین نادہندی کا آزار ہے یا یہ کہ بسبب اپنی ناتجربہ کاری کے
بغیر دیکھے بھالے بچون کی طرح لغویات بک جاتے ہین (باعث نادانی ہے) اسلئے کہ کلکتہ
ایسے دار السلطنت مین کسی عمدہ پریس اور اچھے خوشنویس کا نہونا غیر ممکن - میرے خیال سے
کئی مطبعون مین کام اچھا ہوتا ہے چنانچہ **مطبع کلیمی** جو اپنے وعدہ کا نہایت درجہ پابند اور
کام مرغوب خاطر دلپذیر آزادانہ طور پر کرتا ہے - اگر باور نہو تو مطبع کلیمی نمبر ۹۲ ہیرسن روڈ کلکتہ
مین تشریف لیجائیے جس درجہ کے دام دینگے ویسا ہی کام ہوگا - (**مصنف**)